اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
MARCH 2026
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 369
Regd. # MC-1177



قرآن وحدیث کی روشنی میں

مرزا جہلمی

(حصہ اوّل)

کی جہالتوں اور گمراہیوں کا رد



مُصنّف

مولانا محمد نعیم الدین رفعت برکاتی حفظہ اللہ

معاون

مولانا احمد رضا قادری رضوی حفظہ اللہ

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

قرآن و حدیث کی روشنی میں

مرزا جہلمی

کی جہالتوں و گمراہیوں کا رد

(حصہ اوّل)

مُصنّف

مولانا محمد نعیم الدین رفعت برکاتی حفظہ اللہ

معاون

مولانا احمد رضا قادری رضوی حفظہ اللہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

نام کتاب : مرزا جہلمی کی جہالتوں وگمراہیوں کا رد (حصہ اوّل)

سن اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۴۶ھ / مارچ 2025ء

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

فون: 021-32439799

خوشخبری : یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

فہرست

پیش لفظ

نحمده و نصلّی ونسلّم علی رسولِه الکر یم ﷺ

صدیوں سے ہر دَور میں فتنِ باطلہ سَر اُٹھاتے رہے ہیں اور علماے حق اہلِ سنت و جماعت ان کا رد شدید و بلیغ کرتے چلے آئے ہیں حتیٰ کہ وہ فتنہ دَب جاتا ہے۔

چناں چہ عصرِ حاضر میں پاکستان کے شہر جہلم سے ایک فتنہ "فتنہ مرزا ثانی" منظرِ عام پر نمودار ہوا۔ مرزا جہلمی عَلَیہِ مَا عَلَیہِ نے بھولی بھالی عوام کے مزاج کے مطابق دینِ اسلام کی بالکل بے بنیاد اور غلط تشریحات و توضیحات کر کے انہیں گم راہ کیا، پھر عوام (العــوام کالأنعــام) بالخصوص جو دین سے کوسوں دُور ہے، اسے دُرست عقیدہ اور صحیح مسئلہ سمجھانا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے کہ خالی برتن میں جو چیز پہلے چلی جائے جگہ بنا لیتی ہے۔ اس نے نہ صرف عقائد و مسائل کے اعتبار سے لوگوں کو راہِ حق سے پھیر ابل کہ اللہ و رسول عَزّ و جَــلّ ﷺ، صحابہ کرا، تابعین عظام، بزرگانِ دین اور علماو صلحاے دینِ متین رَحِمَهُــمُ اللهُ المُبِــین کا بے اَدَب اور گستاخ بنانے میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی، لہٰذا اس بدمذہب **کی تحریرات و تقریرات پڑھنے اور سننے کی قطعاً اِجازت نہیں ہے کہ گمراہ بل کہ کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔**

لہٰذا عوام اہلِ سنت کو چاہیے کہ شخص مذکور سے دور رہیں کہ کہیں گمراہ نہ ہو جائیں جیسا کہ بعضے گمراہ ہو چکے ہیں۔

چناں چہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّونَكُمْ، وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ.(صحيح مسلم، باب في الضعفاء والكذابين ،1/12،رقم الحدیث:7)

یعنی:"تم ان سے دور رہو اور وہ تم سے دور رہیں کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔

اورآپ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے:"آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ دیکھے کس سے دوستی کر رہا ہے۔(ترمذی، کتاب الزہد، باب:۴۵،رقم الحدیث:۲۳۸۵)

صُحبتِ صالح تُرا صالح کُند　　　صُحبتِ طالح تُرا طالح کند

زیرِ نظر کتاب:"قرآن وحدیث کی روشنی میں مرزا جہلمی کی جہالتوں اور گمراہیوں کا رَدّ" جسے علامہ نعیم الدین رِفعت برکاتی حفظہ اللہ نے تالیف کیا ہے، اس میں مرزا کے بعض گمراہ کن عقائد و نظریات کا بہترین علمی و تحقیقی رَد موجود ہے، ادارہ اس کتاب کو دو حصوں میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے جس میں سے پہلا حصہ سلسلہ اشاعت نمبر 368 پر شائع کر رہا ہے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب ہمارے آقا ﷺ کے طفیل مُصنّف اور جملہ معاونین وارا کین جمعیت کی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی دینی و علمی خدمات میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور اس تحریر کو عوام المسلمین کے لئے مفید بنائے۔ آمین

کاتب الحروف: مہتاب احمد قمر نعیمی

خادم دارالافتاء النور: جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

مدرّس: جامعۃ المدینہ فیضانِ عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

شرف انتساب

میں اپنے ان تمام مضامین کو فتنہ مرزائیہ کا سب سے زیادہ علمی و تحقیقی محاسبہ کرنے والی شخصیات :

- مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی راشد محمود رضوی صاحب حفظہ اللہ
- مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی مشاہد حسین رضوی صاحب حفظہ اللہ

کے نام انتساب کرتا ہوں۔

جنہوں نے سوشل میڈیا پر مرزا جہلمی صاحب کی بولتی بند کر دی، بِالخُصُوص مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی راشد محمود رضوی صاحب حفظہ اللہ جن کے سامنے میدان مناظرہ میں مرزا جہلمی آنے کی ہمت و جرات نہیں کر سکتا۔

مفتی صاحب جیسا ہے ہی کوئی نہیں
مرزا ان کے سامنے شے ہی کوئی نہیں

❑❑❑

مرزا جہلمی کا مختصر تعارف

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں جہلم شہر سے انجینئر محمد علی مرزا کا تعلق ہے۔ جہلم کی نسبت سے اسے مرزا جہلمی بھی کہا جاتا ہے۔ مرزا جہلمی 1977 میں پیدا ہوا۔ مرزا منگول کے باطل عقائد و نظریات اور قادیانیوں مرزائیوں کے بارے میں نرم گوشہ اور ان کی حمایت کی بنیاد پر اسے اکثر حضرات "مرزا ثانی" یا" چھوٹا مرزا " بھی کہتے ہیں۔

منگولوں کی اولاد:

مرزا جہلمی اپنے بارے میں خود کہتا ہے کہ وہ "منگولوں" کی اولاد ہے۔[1منٹ 45 سیکنڈ]

https://www.youtube.com/watch?v=50cfM1WGB8U

اور مرزا جہلمی خود کہتا ہے کہ منگول علماء اسلام کے دشمن تھے اسی لئے مرزا جہلمی منگول بھی علماء اسلام سے سخت بغض وعناد رکھتا ہے جیسا کہ آپ اس کتاب میں مطالعہ کریں گے۔

مرزا جہلمی منگول کو ماں باپ نے بڑی شفقت سے پالا لیکن مرزا جہلمی نے ان کے ساتھ بھی بد سلوکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ **"امی کہڑی شے دے، میں ددھ نہ بخشاں گی او تیرا ددھ تے ہے ہی نہیں تھا، تم تو اپنے چکروں میں تھے اللہ نے اولاد دے دی** "[مرزا ویڈیو] چکر چلانے والوں کی اولاد مرزا جیسی بے ادب وگستاخ ہی پیدا ہوتی ہے۔ ویسے مرزا جہلمی کی اپنی اولاد بھی مرزا کے انہی چکروں کا نتیجہ ہے۔ مرزا کو چاہیے تھا کہ خود یہ چکر نہ چلاتا۔ خیر یہ ہے ماں باپ کے ساتھ حسن

سلوک کہ ماں باپ تو اپنے ہی چکروں میں تھے اور اللہ نے اولاد دے دی۔ کیا کوئی با حیاء اور با ادب شخص والدین کے بارے میں ایسا جملہ بول سکتا ہے؟ اور پھر معاذ اللہ کیسی گندی سوچ ہے کہ ماں باپ کے آپسی تعلقات کو چکر کہہ رہا ہے۔ **"لاحول ولاقوۃ الاباللہ"** حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح حدیث کے مطابق میاں بیوی اپنی شہوت پوری کرتے ہوئے جو ہمبستری کرتے ہیں وہ بھی ثواب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ

وَبُضْعَتُهُ أَهْلَهُ صَدَقَةٌ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ يَأْتِي شَهْوَةً وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي غَيْرِ حَقِّهَا أَكَانَ يَأْثَمُ؟ (سنن ابی داود: حدیث نمبر 5243)

اپنی بیوی سے ہمبستری بھی صدقہ ہے" لوگوں [صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین] نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ تو اس سے اپنی شہوت پوری کرتا ہے، پھر بھی صدقہ [ثواب] ہو گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا خیال ہے تمہارا اگر وہ اپنی خواہش [بیوی کے بجائے] کسی اور کے ساتھ پوری کرتا تو گنہگار ہوتا یا نہیں؟" [یعنی جب وہ غلط کاری کرنے پر گنہگار ہوتا تو صحیح جگہ استعمال کرنے پر اسے ثواب بھی ہو گا]۔

تو میاں بیوی جو آپس میں ازدواجی تعلقات قائم کرتے ہیں، وہ کوئی چکر نہیں بلکہ عند الشرع ان کا یہ عمل بھی صدقہ [ثواب] ہے لیکن مرزا منگول ماں باپ کے تعلقات کو چکر کہہ کر بدزبانی وبداخلاقی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ تو مرزا جہلمی کا یہ قول بد نہ صرف ماں باپ کے خلاف بدزبانی وبداخلاقی ہے بلکہ اس حدیث شریف کی بھی

مخالفت ہے۔

اب آپ حضرات خود سوچیں کہ ماں باپ [جو آپس میں میاں بیوی] ہیں کیا ان کے تعلقات کو شریعت محمدی نے چکر کہا ہے؟ اس مقدس رشتے پر بھی مرزا منگول کیسے گندے انداز میں گفتگو کرتا ہے۔

مرزا منگول لباس بشریت میں دیو:

مرزا منگول خود اپنے بارے میں کہتا ہے کہ پہلے وہ جن تھا لیکن اب وہ ایک "دیو" ہے۔ اور دیو کا مطلب خود مرزا جی نے اپنی زبان سے بیان کیا کہ دیو "شیطان" کو کہتے ہیں تو چھوٹا مرزا اپنے بیانات کی ضلالت کے مطابق ایک شیطان ہے۔ [معذرت یہ بات ہم نہیں بلکہ خود مرزا جہلمی کے اصول سے پیش کی گئی، حوالہ آگے کتاب میں موجود ہے]

مرزا جہلمی کی دماغی قابلیت:

مرزا جہلمی اپنے بارے میں خود کہتا ہے کہ

وہ "خر دماغ" ہے۔

اور اہل علم جانتے ہیں کہ "خر" گدھے [کھوتے] کو کہتے ہیں تو خر دماغ کا مطلب صاف واضح ہے۔ مرزا جہلمی اپنی خر دماغی کی وجہ سے بے شمار الٹی سیدھی ہانکتا رہتا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ "میری 43 سال عمر ہو چکی ہے تو اس میں سے ساڑھے بیالیس [42.5] سال ہاتھ باندھ کر ہی نماز پڑھی ہے" [مرزا ویڈیو]

غور کیجیے کہ 43/ سال سے 42.5 نکالیں تو 6/ ماہ بچتے ہیں تو کیا مرزا جہلمی نے 6/ ماہ میں نماز شروع کر دی تھی؟ یہ مرزا کی خر دماغی نہیں تو کیا ہے؟

مرزا جہلمی کی خر دماغی ہے کہ کہتا ہے کہ جب وہ عمرے کو گیا تو اپنی بیٹی جو کہ اس وقت 2/ سال کی تھی اس کو اپنے ماں باپ کے پاس چھوڑ کر گیا اور اس وقت

میری شادی کو بھی تقریبا 2/ سال ہوئے تھے۔

قارئین کرام !شادی کو بھی 2/ سال ہوئے اور بچی بھی 2/ سال کی ہو، ہم اس پر کوئی اور لیبل نہیں لگاتے لیکن یہ مرزا کی خر دماغی ضرور ہے۔

اسی طرح مرزا منگول کی خر دماغی ہے کہ وہ عربی میں زانووں کو "پٹ" کہتا ہے حالانکہ عربی میں "پ" اور "ٹ" ہے ہی نہیں۔[مرزا کی خر دماغی پر اس کتاب ہی میں مزید حوالے آگے موجود ہیں]

مرزا کی دنیاوی تعلیم:

مرزا جہلمی نے دنیاوی تعلیم حاصل کی ہے اور مکینیکل انجینئر ہے۔ مرزا جہلمی علما کرام کو طعنے دیتا ہے کہ ان علماء کو سائنس کا علم نہیں، فارمولے نہیں آتے، میں مکینیکل فارمولا لکھ کر دیتا ہوں کوئی زندہ مُردہ بابا دیکھ کر پڑھ دے، علماء و بزرگوں نے کچھ ایجاد نہیں کیا یعنی مرزا کے مطابق ایک ہی شخص کو ایک ہی وقت میں مختلف علوم و فنون کا ماہر ہونا چاہے لیکن دوسروں کے لئے ایسے ضابطہ بنانے والے نے خود صرف مکینیکل فیلڈ میں وقت بَرباد کیا۔ بیچارے کو خود کئی فارمولے نہیں آتے، مرزا جی کے اُصول کے مطابق تو خود مرزا جی کو تمام دنیاوی علوم و فنون کا ماہر ہونا چاہے تھا لیکن بیچارا اپنی فیلڈ میں بھی ناکام رہا اور نوکری سے نکالا گیا۔ جب کچھ نہ کر سکا تو مذہبی لبادہ اوڑھ لیا۔ ویسے علماء کو طعنے دینے والے نے آج دن تک کیا سائنسی تحقیقات کی ہیں؟ کیا کچھ ایجادات کی ہیں؟ دنیاوی عُلوم و فنون میں کیا پہاڑ سر کیا ہے؟کچھ بھی نہیں، ZERO۔ تو ایسا ناکام شخص دوسروں کو کس منہ سے طعنے دیتا ہے۔ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

پھر جناب اگر علماء[بابے]مکینیکل کا فارمولا نہ بھی پڑھ سکیں تو اس میں دینی کوئی حرج نہیں لیکن چھوٹا مرزا تو قرآن دیکھ کر بھی صحیح نہیں پڑھ سکتا، درجنوں ویڈیوز

یوٹیوب پر مرزا کے بارے میں ہیں جن میں مرزا قرآن پاک غلط پڑھ رہا ہے۔ قران کریم مرزا صحیح نہیں پڑھ سکتا، بغیر اعراب کے کوئی عربی کتاب نہیں پڑھ سکتا لیکن طعنے علماء دین کو دیتا ہے۔ (مرزا منگول!!) شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

مرزا کی دینی تعلیم:

مرزا نے کوئی دینی تعلیم حاصل نہیں کی، نہ کسی مدرسے میں پڑھا، اور نہ ہی کسی دینی درس گاہ کا رخ کیا، حتی کہ کسی اسلامک یونیورسٹی تک کا منہ نہیں دیکھا۔

لیکن مرزا جب گفتگو کرتا ہے تو بڑے بڑے شیخ القرآن، شیخ الحدیث، بڑے بڑے عربی علوم کے ماہر استاذ العلماء کو بھی مرزا کچھ نہیں سمجھتا۔ حالانکہ علماء کا مقام و مرتبہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ

«إِنَّ اللهَ لاَ يَقْبِضُ العِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ العِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ العِلْمَ بِقَبْضِ العُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا» (صحیح بخاری:100)

"اللہ تعالی بندوں سے یکایک علم نہیں اٹھالیتا، بلکہ علماء کو وفات دے کر علم قبض کرلیتا ہے، جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو پھر حال یہ ہو جائے گا کہ لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے، اور ان جاہلوں سے دین کے متعلق پوچھا جائے گا، تو وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے، پھر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء کا مقام و مرتبہ بتا دیا نیز

یہاں سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ قرب قیامت فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ بھی ہو گا کہ لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے، ان سے دینی مسائل پوچھیں گے اور یہ جاہل بغیر علم کے فتوے دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علما کو اپنا وارث بنایا جیسا کہ مشہور حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ" (ترمذی:حدیث نمبر:2682)

"بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں"

https://islamicurdubooks.com/hadith/hadith-.php?tarqeem=1&bookid=6&hadith_number=2682

تو علماء کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں کوئی انجینئر، پلمبر، مستری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث نہیں۔

مرزا کو چیلنج ہے کہ کوئی ایک حدیث پیش کر دے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا وارث انجینئر یا پلمبر کو بنایا ہو۔

کُتُبِ اَحادیث میں باب "فَضْلِ الْعُلَمَاءِ" تو ملتا ہے لیکن کسی بھی حدیث کی کتاب میں باب "فضل المهندس" "فضل السباك" **یعنی انجینئر یا پلمبر کے فضائل کا باب ہر گز نہیں ملے گا**۔ اسی لئے 14 سو سال سے ہمیشہ ثقہ علماء دین ہی سے دین حاصل کیا جاتا رہا ہے۔

نااہلوں سے علم حاصل کرنا:

حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا أَخَذُوا الْعِلْمَ عَنْ أَكَابِرِهِمْ وَعَنْ أُمَنَائِهِمْ

وَعُلَمَائِهِمْ فَإِذَا أَخَذُوا مِنْ صِغَارِهِمْ وَشِرَارِهِمْ هَلَكُوا

[نصيحة أهل الحديث للخطيب البغدادي لا يزال الناس بخير ما أخذوا العلم]"

(ابن منده، مسند ابراهيم بن آدم، صفحه ٣٤، اور نصيحة الخطيب البغدادی ٨، صحيح الالبانی)

لوگ ہمیشہ اچھائی پر رہیں گے جب تک وہ علم لیں اپنے بڑوں سے، قابل اعتماد اور ثقہ لوگوں سے اور علماء سے۔ اگر لوگ اپنے نوجوانوں اور بُرے وخیانت دار لوگوں سے علم لیں گے تو پھر وہ تباہ ہو جائیں گے۔

اسی طرح ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوْهَرَ، وَاللُّؤْلُؤَ، وَالذَّهَبَ". (سنن ابن ماجہ: حدیث224)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، اور نااہلوں و ناقدروں کو علم سکھانے والا سور کے گلے میں جواہر، موتی اور سونے کا ہار پہنانے والے کی طرح ہے۔

اگر بالفرض دوسری روایت کو ضعیف بھی کہہ دیا جائے تو پہلی روایت سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ علم دین نااہل لوگوں سے نہیں سیکھنا چاہیے۔

اساتذہ کے متعلق مرزا جہلمی کا جھوٹ:

مرزا جہلمی اکثر اپنے لیکچرز میں کہتا ہے کہ میرے استاد حافظ زبیر علی زئی، مولانا اسحاق، غامدی صاحب ہیں لیکن یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ مرزا منگول نے کتنا عرصہ ان کے پاس پڑھا؟ کون کون سے علوم و فنون ان سے حاصل کیے؟ حقیقت یہ ہے کہ مرزا منگول نے ان سے باقاعدہ کوئی علم حاصل نہیں کیا۔

چلیں مرزا منگول ہمیں کوئی ایک حوالہ [ویڈیو یا تحریر] دکھادے جس میں زبیر علی زئی، مولانا اسحاق یا غامدی صاحب نے کہا ہو کہ مرزا منگول چھوکرا میرا شاگرد ہے اور میں اس کا استاد ہوں۔

لیکن ان شاء اللہ۔ ایسا کوئی حوالہ مرزا پیش نہیں کر سکتا۔

باقی اگر یہ کہا جائے کہ مرزا منگول نے فلاں فلاں بات ان حضرات کی کتب یا ویڈیوز سے سیکھی ہے اس لئے مرزا ان کو اپنا استاد کہتا ہے **تو اس طرح تو مرزا جہلمی نے اپنی ویڈیوز میں ہولی وڈ، فلموں، ڈراموں کے حوالے بھی دیے ہیں** اور مرزا نے ہولی وڈ، فلموں، ڈراموں سے بھی بہت کچھ سیکھا ہے، تو یہ سب بھی مرزا کے استاد ہوں گے ؟ نیز کچھ نہ کچھ تو مرزا جہلمی نے بہت سارے دیگر حضرات سے بھی سیکھا ہو گا تو مرزا ان سب کو بھی اسی اصول سے اپنا استاد کہے گا؟

ویسے کچھ شرم وحیا ہوتی ہے، لیکن مرزادیو کو کیا معلوم یہ کیا ہوتی ہے، مرزا خواہ مخواہ زبردستی ان لوگوں کو اپنا استاد کہتا ہے، "مان یا نہ مان زبردستی کا مہمان" والی بات ہے، ان حضرات نے کبھی ایک مرتبہ بھی مرزا کو اپنا شاگرد نہیں کہا لیکن مرزا جی جھوٹ بول کر انہیں اپنا استاد بتاتے ہیں۔

مرزا جہلمی کی جہالت کا بھانڈہ پھوٹ گیا:

پھر مرزا منگول کی جہالت دیکھیں کہ مرزا اکثر کہتا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر خاص وعام بغیر کسی عالم کی رہنمائی کے قرآن خود پڑھے۔ لیکن خود مرزا منگول [بقول اپنے] استادوں کا محتاج رہا، مرزا جہلمی نے تجوید کہاں سے سیکھی؟ عوام کو بتائے۔ پھر مرزا اپنے فالورز کو کہتا ہے کہ میں نے 1.5 / گھنٹے میں تجوید سکھا دی اس ویڈیو سے آپ تجوید سیکھ جائیں گے۔ اب اس خر دماغ سے کوئی پوچھے کہ جب استاد [عالم] کی

ضرورت ہی نہیں تو تمہیں استاد بننے کی کیا ضرورت؟ پھر قرآن پڑھنے کے لئے تو استاد کی ضرورت ہو لیکن قرآن سمجھنے کے لئے کسی عالم یا استاد کی ضرورت نہیں، یہ کھلا تضاد ہے۔

اگر کسی عالم کی ضرورت ہی نہیں تو مرزا جہلمی کو زبیر علیزئی صاحب، اسحاق صاحب، غامدی صاحب کو استاد بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

پھر لطف کی بات یہ ہے ایک طرف مرزا کہتا ہے کہ قرآن خود پڑھو لیکن دوسری طرف ترجمہ کسی نہ کسی عالم کا پڑھنے کا کہے گا۔ تو جناب جب قرآن بغیر علماء کے سمجھ آسکتا ہے تو علماء کے ترجمے کی کیا ضرورت؟

پنجابی میں کہتے ہیں،

جتھے دی کھوتی اوتھے آن کھلوتی

یہ محض مثال ہے لیکن مرزا خود کہتا ہے کہ وہ خر[کھوتا] دماغ ہے، یہی اس کی خر دماغی ہے کہ کہتا ہے بغیر علماء کی رہنمائی کے قرآن خود پڑھو لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ اردو ترجمہ فلاں علامہ، فلاں مولانا کا پڑھو۔

خر دماغ منگول جی جب قرآن خود پڑھا جا سکتا ہے تو علماء کے تراجم کیوں پڑھوا رہے ہو؟ معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنے، سمجھنے کے لئے بھی علماء کی رہنمائی ضروری ہے۔

ویسے محض عربی سمجھ آجانے سے قرآن سمجھ آجاتا تو کیا اہل عرب کی زبان عربی نہیں تھی؟ یقیناً ان کی زبان عربی تھی اور قرآن عربی زبان میں نازل ہوا لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قرآن سکھایا، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کے معنی و تفسیر سیکھی۔ تو وہ اہل عرب ہو کر،

عربی زبان کے ماہر ہو کر بھی بغیر استاد کے قرآن نہ سمجھ سکے تو آج جہلم کی کوٹھی میں بیٹھ کر یہ کہنا کہ ہر شخص قرآن بغیر عالم دین کے خود سمجھے، یہ بدترین قسم کی خردماغی ہے۔

اپنے آپ کو علمی کتابی قاری کہلوانے والے کا انجام:

قارئین کرام! 14 رسو سال گزر چکے ہیں بڑے بڑے علماء، فضلا، مفسرین، محدثین، شیخ القرآن، شیخ الحدیث، مجدد و مجتہد گزرے ہیں لیکن کسی ایک نے خود اپنے بارے میں عوام الناس کے سامنے چیخ چیخ کر یہ نعرے نہیں لگوائے کہ میں فی زمانہ بہت بڑا علمی کتابی ہوں، میرے جیسا تو کوئی قاری ہے ہی نہیں، باقی حضرات کو چھوڑ دیں مرزا جہلمی کے سامنے ٹیبل [Table] پر جو احادیث کی کتب پڑی ہوتی ہیں ان میں سے بھی کسی ایک مُحدِّث نے بھی اپنے بارے میں ایسی نمود و نمائش نہیں کی، ایسا دعوی نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی یہ نعرے اپنے بارے میں نہیں لگوائے کہ میں بہت بڑا علمی کتابی، حافظ الحدیث یا قاری ہوں، امام مسلم نے یہ نعرے نہیں لگوائے کہ میں بہت بڑا علمی کتابی حافظ الحدیث یا قاری ہوں، باقی صحاح ستہ کے بزرگوں نے یہ نعرے نہیں لگوائے۔ لیکن مرزا جہلمی منگول چھوکرا ہر کسی سے یہ کہلوانا چاہتا ہے کہ لوگ اسے بہت بڑا علمی کتابی سمجھیں اور کہیں۔

لیکن بغور سنو مرزا منگول تمہارے جیسوں کے بارے میں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم بتا چکے کہ جو اپنے آپ کو علمی کتابی، بہت بڑا قاری کہلوائے گا، کل بروز قیامت سیدھا جہنم میں جائے گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں ہے کہ

" وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ العِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ

نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعلم ليقال عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ "(صحیح مسلم:4923، مشکوۃ المصابیح: حدیث205)

" دوسرا شخص جس نے علم حاصل کیا، اور اسے دوسروں کو سکھایا، اور قرآن کریم کی تلاوت کی، اسے بھی پیش کیا جائے گا، تو اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا، وہ ان کا اعتراف کرے گا اللہ پوچھے گا کہ تو نے ان کے بدلے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے علم سیکھا اور اسے دوسروں کو سکھایا، اور میں تیری رضا کی خاطر قرآن کی تلاوت کرتا رہا، اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، البتہ تو نے علم اس لیے حاصل کیا تھا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور قرآن پڑھا تاکہ تمہیں قاری کہا جائے، وہ کہہ دیا گیا، پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ "

یقیناً مرزا جہلمی اس حدیث کا مصداق ہے، یہ حدیث مرزا جہلمی پر سو فیصد فٹ آتی ہے کیونکہ وہ اپنے ہر لیکچر میں شور مچا مچا کر اپنے بارے میں یہی کہلواتا ہے کہ میں بہت بڑا عالم ہوں، میں علمی کتابی ہوں، میں بہت بڑا قاری قرآن ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کے مطابق ایسے ہی ریاکاروں کے بارے میں ہے کہ بروز قیامت انہیں سب سے پہلے جہنم میں ڈالا جائے گا۔

مرزا منگول علمی کتابی کا ہے جو تیرا شور
جنت نہیں، تیرا ٹھکانہ ہے کہیں اور

باقی جو چند الفاظ مرزا منگول نے اردو کی کتابوں یا مترجم کُتُب سے سیکھے ہیں، اس کی حالت یہ ہے کہ مرزاجی علماء پر فخر کرتا ہے، علماء کو یہ نہیں آتا مجھے سب آتا ہے، میں اسپیشلسٹ ہوں، وہ علماء کو اپنے سامنے جاہل سمجھتا ہے۔ مرزاجی کے اس فخر پر عرض ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ، وَلَا لِتُمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَلَا تَخَيَّرُوا بِهِ الْمَجَالِسَ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ" (سنن ابن ماجه،المقدمة، بَابُ: الِانْتِفَاعِ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهِ، رقم الحديث : 254- تحفة الأشراف: 2878، ومصباح الزجاجة: 102/ البانی نے مختلف شواہد کی بناء پر اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔ صحيح الترغيب: 102)

تم علم کو علماء پر فخر کرنے [یعنی علماء پر رعب جمانے] یا کم عقلوں سے بحث و تکرار کے لیے نہ سیکھو، اور علم دین کو مجالس میں اچھے مقام کے حصول کا ذریعہ نہ بناؤ، جس نے ایسا کیا تو اس کے لیے جہنم ہے، جہنم"۔

تو مرزا تو ہمیشہ علماء کو کم تر اور خود کو ان سے بہت بڑا عالم، محدث و مجدد اور مجتہد سمجھتا ہے، اپنے علم کے ذریعے علماء پر رعب ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو مرزا منگول اس حدیث پر غور کر کے اپنا انجام دیکھ لے۔ ایسا کرنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

علمی کتابی کا لیبل لیکن عربی عبارت نہیں پڑھ سکتا:

مرزا جہلمی کے سامنے ٹیبل میں کتب احادیث رکھی ہوتی ہیں، جن سے وہ اپنا علمی کتابی ہونے کا جھوٹا رعب ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ آپ ان کتب احادیث کو کھول کر دیکھیں تو ساری مترجم ہی ملیں گی۔

مرزا منگول عوام کو تو یہ کہتا ہے کہ علماء کی کوئی ضرورت نہیں آپ خود قرآن و حدیث پڑھو لیکن خود بیچارا مرزا منگول علماء کے تراجم کا محتاج ہے۔

بغیر ترجمے کے یعنی عربی نسخہ کوئی ایک بھی مرزا منگول کے سامنے نہیں رکھا ہوتا، وجہ اس کی یہ ہے کہ جناب مجدد و مجتہد صاحب کو عربی عبارات پڑھنا ہی نہیں آتیں۔

یہ دینی تعلیم حاصل نہ کرنے کا ہی نتیجہ ہے کہ خود کو وقت کا مجدد و مجتہد سمجھنے والا بغیر اعراب کے عربی عبارت نہیں پڑھ سکتا، بلکہ بنیادی علوم [صرف و نحو] تک کا اسے علم نہیں اور محض اردو کُتب اور اُردو تراجم کے علاوہ عربی کُتب کو بغیر اعراب کے پڑھ نہیں سکتا۔

علمی قابلیت مرزا جی کی یہ ہے آپ فرماتے ہیں کہ "زانوں کو عربی میں "پٹ" کہتے ہیں" [مفہوم] غور کیجیے کہ عربی زبان میں لفظ "پٹ" کس طرح ہو سکتا ہے جبکہ ایک عام بچہ بھی جانتا ہے کہ عربی حروف تہجی ["الف" سے لیکر "ی" تک] میں نہ "پ" ہے اور نہ ہی "ٹ" تو جب عربی حروف تہجی میں "پ" اور "ٹ" ہے ہی نہیں تو عربی میں "پٹ" کہاں سے آگیا۔

مرزا جی قرآن و تجوید کا اسپیشلسٹ؟:

باقی عربی کُتب تو ایک طرف قرآن مجید مرزا جہلمی دیکھ کر بھی غلط پڑھتا ہے۔ چلیں باتقاضہ بشریت اور عجمی ہونے کے غلطی ممکن ہے لیکن جب بندے کا یہ دعوی ہو کہ جیسا میں قرآن پڑھتا ہوں ویسا تو بڑے سے بڑا شیخ القرآن، بڑے سے بڑا شیخ الحدیث، بڑے سے بڑا عالم دین نہیں پڑھ سکتا، فلاں نہیں پڑھ سکتا، امام کعبہ نہیں پڑھ سکتا، اور تجوید کا اسپیشلسٹ ہوں تو میں ہی ہوں تو اتنے بڑے بڑے دعوے کرنے والا [مرزا] لازمی کٹہرے میں کھڑا کیا جائے گا۔ اور پھر ہوا بھی یہی کہ جب

مرزا جہلمی کا قرآن پڑھنا چیک کیا گیا تو ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ درجنوں مرتبہ بلکہ تقریباہر ایک ویڈیو ہی میں جناب نے دیکھ کر بھی قرآن مجید غلط پڑھا۔

ویسے مرزا اپنے انجینئر ہونے کا بڑا رعب دکھاتا ہے لیکن سوال تو یہ ہے کہ کیا علم تجوید سیکھے بغیر کوئی شخص اس کا استاد ہو سکتا ہے؟ یقیناہر گز نہیں تو پھر جس طرح قرآن پڑھنے کے لئے علم تجوید سیکھنالازمی ہے اور اس کو سیکھے بغیر آپ قاری نہیں بن سکتے۔ اسی طرح دین کو سمجھنے کے لئے علم دین پڑھنالازمی ہے اور دین پڑھے بغیر کوئی شخص عالم دین نہیں بن سکتا۔ لیکن عجیب بات ہے کہ مرزا جہلمی بغیر علم دین پڑھے مذہبی اسکالر بلکہ وقت کا مجدد و مجتہد ہونے کا دعوے دار ہے!!! سبحان اللہ۔

کیا بغیر ڈگری آپ انجینئر ہو سکتے ہیں؟ کیا بغیر ڈگری کوئی ڈاکٹر ہو سکتا ہے؟ ہر گز نہیں تو پھر بغیر دینی ڈگری کے آپ مجدد و مجتہد کیسے بن سکتے ہیں؟ بغیر ڈگری کے آپ عالم دین یا مذہبی سکالر کیسے ہو سکتے ہیں؟ لیکن یہاں چھوٹا مرزا بجائے دلیل پیش کرنے کے، بابوں کی چوکھٹ جا چومتا ہے اور یا بابا المدد پکار اٹھتا ہے۔

حالانکہ ساری زندگی یہ کہتا رہا کہ "بابے تے شے ہی کوئی نہیں" تو جناب آج اپنے حق میں بابے دلیل بن گئے؟ پھر جن بابوں کا مرزا نام لیتا ہے انہوں نے مرزا کی طرح کبھی بڑے بڑے دعوے نہیں کیے، بلکہ وہ تو علماء کے سامنے خود کو کچھ نہیں سمجھتے۔ علماء کو اپنے سر کا تاج سمجھتے ہیں، سرعام علماء عوام الناس کے سامنے علماء کرام سے دینی رہنمائی لیتے ہیں، لیکن مرزا تو علماء کو کچھ سمجھتا ہی نہیں بلکہ ان سے سخت نفرت اور بغض وعناد رکھتا ہے۔

پھر کسی کی سرپرستی کرنا یا کسی فرقے کا بانی اور جاہل مطلق ہونا ایک الگ چیز ہے، اور بانی بھی ایسا کہ تمام دنیا کے علماء کو ہیچ اور خود کو سب سے اعلی وبالا سمجھتا ہو، دونوں کا الگ معاملہ ہے۔ مرزا جہلمی کا خود کو ان پر قیاس کرنا ہی اس کی نادانی ہے۔

چھوٹے مرزا کے لاجواب حوالے:

چھوٹا مرزا قرآن و احادیث کے حوالہ جات میں جو ہیرا پھیری کرتا ہے وہ تو اہل علم حضرات پر مخفی نہیں، لیکن اس کے باوجود مرزا منگول کا دعوی ہے کہ وہ ہر بات کا حوالہ لازمی دیتا ہے۔ اس کے معتبر و مستند حوالہ جات میں "ہولی وڈ" کی فلمیں بھی شامل ہیں چنانچہ مرزا جہلمی سے سوال کیا گیا کہ کشتی نوح علیہ السلام کیسی بنی؟ تو مرزا جہلمی نے اس کا لاجواب حوالہ دیا کہ

"آپ ایک فلم ہولی وڈ کی دیکھ لیں "NOAH" اس میں تفصیل موجود ہے"

https://www.youtube.com/watch?v=WiwnTtJJjPE

اسی طرح ایک اور جگہ مرزا جہلمی سے سوال ہوا کہ شمر کی موت کربلا میں کیسے ہوئی؟ تو مرزا جہلمی نے لاجواب حوالہ دیا اور کہا کہ

"ایران والوں نے ایک فلم بنائی ہے مختار نامہ کے نام سے"

اس میں یہ ساری کی ساری تفصیلات موجود ہیں"

https://www.youtube.com/watch?v=SJiHG15OxIw

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ ہے مرزا جہلمی کے لاجواب حوالہ جات "ہولی وڈ" دنیا کا واحد نام نہاد مذہبی سکالر ہے جس کے ماخذ میں فلموں، ڈراموں، ہولی وڈ کو پیش کیا گیا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

مرزا کی ایجاد علمی ماچس:

مرزا جہلمی کہتا ہے کہ

"پنجابی میں ہمارے یہاں ایک محاورہ بولا جاتا ہے باندر ہاتھ بندوق یا باندر ہاتھ ماچس آئی تے اس نے سارے شہر نوں اگ لا دیتی۔ ایک بندر کے

ہاتھ ماچس آگئی تو اس نے پورے شہر کو آگ لگا دی۔ تو ہم نے تو سب کے ہاتھ میں ایک ایک ماچس پکڑا دی ہے۔ علمی ماچس"

https://www.facebook.com/reel/3700183936902180

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا جہلمی کے فالورز بندروں کی مثل ہیں، جس طرح بندر کے ہاتھ میں ماچس آئی تو اس نے شہر کو آگ لگا کر تباہ کر دیا اسی طرح مرزا منگول اور اس کے بندر بھی کر رہے ہیں۔ پھر بیچارا انجینئر اپنی فیلڈ میں تو ناکام ہوا، کچھ ایجاد نہ کر سکا، دعوے بڑے بڑے لیکن "بلی کے خواب میں چھیچھڑے" تو آخر اپنے فالورز بندروں کو الو تو بنانا تھا اس لئے مرزا جہلمی نے اپنے بندروں کو ماچس دے کر اس کو "علمی ماچس" کہہ کر کمال چیز ایجاد کر دی۔

کوئی پوچھے کہ جناب "علمی ماچس" کا ذکر کس آیت وحدیث میں ہے، قیامت تک کوئی مرزائی اس کا ثبوت پیش نہیں کر سکتا ہاں جواب میں قیاس یا کھینچا تانی کا سہارا لے گا۔ یہی اس کی بے بسی وجہالت کا ثبوت ہے۔

مرزا منگول مساجد کے خلاف:

ایک عام مسلمان بھی جانتا ہے کہ مساجد ہمیشہ سے دین کا مرکز رہی ہیں لیکن مرزا جہلمی کہتا ہے کہ

"میں نے پہلے دن سے یہ Announcement کی تھی کہ ہم کوئی مسجد نہیں بنائیں گے [ویڈیو]

https://www.youtube.com/watch?v=YJ1ucg8l-5M

مساجد کو بنانے اور آباد کرنے کا حکم قرآن و سنت میں موجود ہے لیکن مرزا منگول کہتا ہے کہ وہ مسجد نہیں بنائے گا۔ **[اس پر تبصرہ کتاب کے آخر میں آئے گا]۔**

مرزا کو اذان سے پریشانی اور میوزک میں روحانیت

مرزا جہلمی کہتا ہے کہ

"میں تو اسپیکر پر بھی اذان کا قائل نہیں ہوں، خواہ مخواہ نمازی پانچ وقت کھڑے ہوتے ہیں اور پورا انہوں نے اذان کے ذریعے اتنے دور تک آواز لوگوں تک زبردستی پہنچا رہے ہوتے ہیں یہ کوئی طریقہ نہیں، اسپیکر کے بغیر کھڑے ہو کر چھت پر کھڑے ہو کر اذان دیں"[ویڈیو]

جناب اسپیکر پر اذان کے قائل نہیں لیکن اس کے برعکس جناب میوزک میں رُوحانیت کے قائل ہیں۔

"سرکار عمر سریز میں سے اگر میوزک نکال دیں تو اس کی روحانیت ہی ختم ہو جائے گی وہ جو میوزک چلتے ہیں اس کے، اس زمانے میں لے جاتے ہیں"[ویڈیو]

https://www.facebook.com/reel/1447677493291830

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ دیکھیں مرزا کو روحانیت ملی تو میوزک میں ملی، اذان کے بلند کلمات سے تو اسے تکلیف ہوئی، یقیناً ہونی بھی چاہیے کہ حدیث کے مطابق اذان کے کلمات سے شیطان کو تکلیف ہوتی ہے اور مرزا منگول خود کہتا ہے کہ وہ ایک "دیو"[شیطان] ہے تو پھر تکلیف تو لازم ٹھہری۔

پھر مرزا جہلمی بتائے کہ آخر کون سی آیت یا حدیث میں ہے کہ عمر سریز کے میوزک میں روحانیت ہے؟ مرزا جی کوئی ایک آیت یا حدیث پیش کر دیں لیکن یاد رہے کہ کسی بابے سے منسوب کوئی قول نہ پیش کریں کیونکہ تمہارے نزدیک بابے تے شے ہی کوئی نہیں۔ ہاں جی، صرف آیت و حدیث، علمی کذابی کی میوزک میں روحانیت کا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔

مرزا کا اہل سنت کا لیبل تفرقہ بازی نہیں؟

قارئین کرام مرزا جہلمی عوام الناس کے سامنے یہ رونا روتا ہے کہ دیکھیں علماء نے

فرقے بنا رکھے ہیں، تفرقہ بازی میں نہیں پڑنا چاہیے لیکن مرزا جہلمی اپنے اُصولوں سے خود تفرقہ باز ہے کیونکہ مرزا جہلمی کی ویب سایٹ کا نام [ahlesunnatpak] ہے تو "اہل سنت" کا لیبل لگانا مرزا جہلمی کے اپنے اُصولوں و بیانات کے مطابق تفرقہ بازی اور فرقہ پرستی ہے۔

پھر مرزا جہلمی کا یہ لیبل بھی محض دھوکا بازی ہے اصل میں وہ اہل سنت نہیں ہے۔ خیر اگر وہ بضد ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ

کیا موجود دور میں اہل سنت کا وجود ہے؟ یقیناً ہے تو موجود دور میں مرزا جہلمی کے مطابق کون سی جماعت ہے جو اہل سنت ہے؟ یا صرف مرزا جہلمی کا فرقہ ہی اہل سنت ہے؟ نیز مرزا جہلمی کے نزدیک شیعہ، سنی، دیوبندی، وہابی کا لیبل تفرقہ بازی ہے کہ نہیں؟ اور اگر یہ لیبل تفرقہ بازی ہے تو اہل سنت کا لیبل لگانا مرزا کے مطابق تفرقہ بازی کیوں نہیں؟

پھر جب مرزا کے مطابق امت کو ایک ہونا چاہے تو پھر اہل سنت ہی کا لیبل کیوں؟ مرزا نے اہل تشیع کا لیبل کیوں نہیں لگایا؟ مرزا نے اہلحدیث کا لیبل کیوں نہیں لگایا؟ کیا مرزا کے نزدیک یہ سارے اہل سنت ہی ہیں؟ اگر ایسا ہے تو کیا یہ سب ہی حق پر ہیں؟ یا ان میں کوئی 72/ فرقوں والا بھی ہے؟ مرزا جہلمی کے نزدیک اہل سنت سے کیا مراد ہے؟ اس کی وضاحت احادیث کی روشنی میں مرزا منگول پر لازم ہے۔ مرزا نے موجودہ دور کے تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا ہے، تفصیل اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

ایک طرف تو مرزا جہلمی خود کو "مسلم" علمی کتابی کہتا ہے لیکن دوسری طرف "اہل سنت"، تو مرزا جہلمی بتائے کہ مسلم اور اہل سنت ایک ہی ہیں یا الگ الگ؟

جہلمی مرزائی فرقہ:

دوسروں کو تو مرزا یہ کہتا ہے کہ فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں لیکن خود مرزا نے جو جہلمی مرزائی فرقہ ایجاد کیا ہے جس کے خود ساختہ عقائد و نظریات ہیں۔ منی خدا کا نظریہ، خود ساختہ توحید، جس میں توحید اور رسالت ایک دوسرے کے مخالف، جس میں کعبہ کی توہین، جس میں وارثین نبی علیہ الصلوۃ و السلام کی مخالفت، جس میں بزرگان دین کی توہین، جس میں من گھڑت خود ساختہ غیر معتبر باتوں کی وجہ سے بڑے بڑے علماء دین و صوفیاء کرام کو دین سے خارج، جس میں آج کے علما سے لیکر صحابہ کرام علیہم الرضوان کی مقدس ذوات تک سب پر طعن و تنقید ، لیکن مرزائیوں کے لئے نرم گوشہ۔

یہ نیا فرقہ اپنے اصول کے مطابق اپنے علاوہ کسی کو بھی حق پر نہیں سمجھتا، اپنے علاوہ کسی کو توحید کا پیروکار نہیں سمجھتا، عقیدہ رسالت میں اپنے علاوہ سب کو باغی سمجھتا ہے۔

الغرض دوسروں کو تو تفرقہ بازی اور فتوے بازی کے طعنے دیتا ہے لیکن خود اس کے فتووں اور تفرقہ بازیوں سے کوئی بھی محفوظ نہیں۔

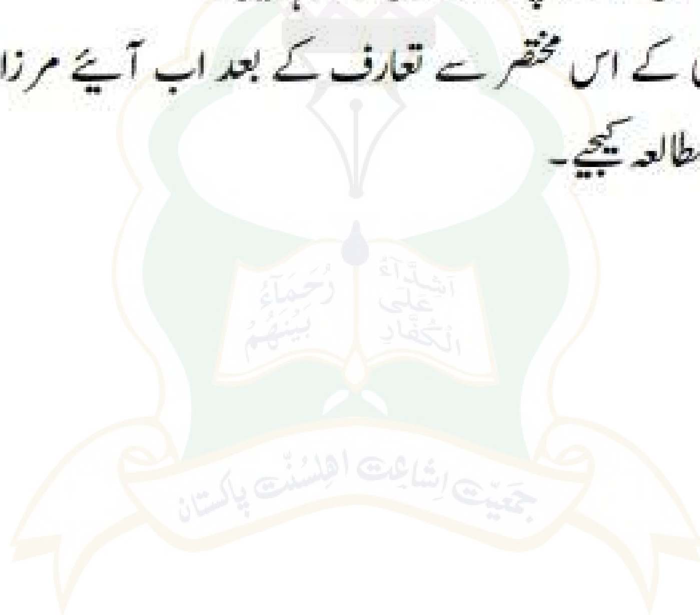
مرزا کہتا ہے کہ میرا نام پہلے بھی مرزا تھا جب میں سنی تھا تو اس وقت تو مجھے کوئی اس نام کی وجہ سے مرزائی نہیں کہتا تھا تو اس کا سیدھا سا جواب ہے کہ اُس وقت مسلمان یہ نہیں جانتے تھے کہ تم مرزائیوں کے حامی و طرفدار ہو ، لیکن اب تمہارے بارے میں اہل ایمان جان چکے ہیں کہ کبھی دبے الفاظ میں، کبھی ہیرا پھیری ، کبھی کس انداز میں مرزائیت کو سپورٹ کر رہے ہوتے ہو۔ اس لئے اب تمہاری

ایسی غلیظ حرکتوں کی وجہ سے تم کو مرزائی بھی کہہ دیتے ہیں۔ ویسے تم کو غصہ نہیں ہونا چاہیے جب تم خود مرزائیوں کو اپنا بھائی کہتے ہو تو پھر تکلیف کس بات کی؟ اور ویسے بھی خفیہ طور پر تمہارے مرزائیوں سے تعلقات تو ہیں۔ خود مرزا جہلمی کے چہیتے شاگرد عماد نے تسلیم کیا ہے۔

https://www.facebook.com/61565032199429/videos/636338428763884/?rdid=lsbUdAX8vHyv3kna

تو اب اس حقیقت پر غصہ کیوں ہو رہے ہیں۔

مرزا جہلمی کے اس مختصر سے تعارف کے بعد اب آیئے مرزا کے عقائد و نظریات کا بھی مطالعہ کیجیے۔



موضوع (1)

الحمد لله رب العلمين و الصلوة والسلام على سيد المرسلين وخاتم النبيين. اما بعد

فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

مرزا جہلمی تکبر میں اس قدر بڑھ چکا ہے کہ عصر حاضر کے علماء دین تو کیا سلف و صالحین، بزرگان دین واکابرین دین کو بھی کچھ نہیں سمجھتا اور جہلم کی ایک کوٹھی میں اپنے چیلوں کے سامنے بیٹھ کر بڑا زور دیکر کہتا ہے کہ بابے تے شے ہی کوئی نہیں۔ مثال مشہور ہے کہ

"گھر میں تو بلی بھی شیر ہوتی ہے"

مزہ تو تب ہے کہ میدان مناظرہ میں ہمارے علماء اہل سنت کا سامنا کرئے تب مرزا منگول کو علم ہو گا کہ بابے [سلف وصالحین و علماء دین، مشائخ عظام] تو دور کی بات ان کے پیروکار علماء اہل سنت کے سامنے مرزا تے شے ہی کوئی نہیں۔

ہر شخص یہ جانتا ہے کہ مقابلہ میدان میں ہوتا ہے اگر کوئی شخص گھر بیٹھے یہ کہہ دے کہ فلاں پہلوان تے شے ہی کوئی نہیں، فلاں مارشل آرٹ کا ماسٹر تے شے ہی کوئی نہیں اور میدان میں سامنے نہ آئے اور نہ مقابلہ کرے اور صرف یہ کہتا رہے کہ فلاں پہلوان یا ماسٹر تے شے ہی کوئی نہیں تو یقیناً ایسے شخص کا دماغی توازن درست نہیں ہو گا، کچھ یہی حال مرزا محمد علی جہلمی کا بھی ہے کہ اپنی کوٹھی کے اندر بیٹھ کر شیر بننے کے خواب دیکھتا رہتا ہے، حالانکہ اگر اس کو اتنا گھمنڈ ہے تو ہمارے سنی شیروں میں سے صرف ایک شیر مفتی راشد محمود رضوی صاحب حفظہ اللہ ہی کا سامنا کر کے

دکھادے۔ ان شاء اللہ عزوجل وہ دن اس کے گھمنڈ کا آخری دن ہو گا اور ہر خاص و عام خود دیکھ کر یہ نعرہ لگائے گا کہ

علمی اوقات مرزا جہلمی کی ہے ہی کوئی نہیں
رضوی کے سامنے مرزا تے شے ہی کوئی نہیں

علمی حیثیت تو جہلمی کی یہ ہے کہ عربی عبارات تو بہت دور کی بات ہے مرزا اکثر قرآن مجید ہی غلط پڑھتا ہے، غلط مسائل و نظریات بیان کرتا ہے، آئے دن کوئی نہ کوئی نیا گل کھلاتا نظر آتا ہے۔ انہی میں سے ایک گل یہ بھی کھلایا کہ مرزا نے ایک شرکیہ عقیدہ "منی خدا" [Mini GOD] کا پیش کیا اور اللہ عزّوجلّ کی طرف ایک جھوٹ منسوب کرتے ہوئے یہ کہا کہ

"وہ [اللہ] آپ کو یہ آفر دیتا ہے کہ صرف یہ 60/سال کی زندگی مجھے دے دو تمہیں بھی میں ایک منی خدا بنادوں گا"

معاذ اللہ عزوجل۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

مسلمانوں کا سب سے پہلا اور بنیادی عقیدہ "عقیدہ توحید" ہے، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ: اللہ تبارک وتعالیٰ ہر گناہ معاف فرمادے گا لیکن شرک نا قابل معافی ہے۔ اور مرزا جہلمی ایک شرکیہ عقیدہ اختیار کیے ہوئے ہے۔ اس لیے ہم نے سب سے پہلے اس موضوع کو اختیار کیا۔

ہم آگے بڑھنے سے قبل مرزا جہلمی کے اس موضوع [منی خدا] پر لیکچر کی متعلقہ گفتگو مکمل پیش کریں گے کیونکہ مرزا جہلمی اپنے ایک بیان میں کہتا ہے کہ

"منی گوڈ کے اوپر بھی آپ فتویٰ لگائیں لیکن وہ پوری بات کے بعد"

یعنی مرزا جی یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے مخالفین حضرات مرزا کی باتیں پوری

نقل نہیں کرتے، مرزا منگول کی یہ بات ہر گز درست نہیں لیکن اس کے باوجود ہم چھوٹے مرزا کی متعلقہ پوری بات نقل کر رہے ہیں تاکہ عوام الناس کے سامنے مرزا یہ تاویل نہ کر سکے کہ میری پوری بات پیش نہیں کی گئی۔ منی خدا کے متعلق مرزائیوں کے بابے مرزا جہلمی کی گفتگو ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا کے مطابق جنت میں منی خدا

مرزا جہلمی منگول کہتا ہے کہ

"دیکھیں اگر آپ صرف دنیا کے اعتبار سے ان چیزوں کو دیکھیں گے تو پھر آپ کو یہ باتیں سمجھ نہیں آئیں گی آخرت کے ساتھ اسے جوڑ کر دیکھیں کہ ایک خدا جو ساری قدرتوں کا مالک ہے اور وہ اکیلا اور یکتا ہے وہ آپ کو یہ آفر دیتا ہے کہ صرف یہ 60 سال کی زندگی مجھے دے دو تمہیں بھی میں ایک منی خدا بنا دوں گا۔ کس حوالے سے؟ وہ رہے گا مخلوق ہی لیکن جو کوالٹیز GOD کے پاس ہیں، گوڈ کی کوالٹی کیا ہے کُن فَیَکُوْن۔ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے، تو [وہ ہو جاتی ہے] تو جنت میں جنتی کیا ہو گا؟ جب وہ ارادہ کرے گا وہی چیز اس کے سامنے آئے گی، اچھا خدا کی کوالٹی ہے اس کو موت کبھی نہیں آنی۔ جنتی کو آئے گی؟ بخاری مسلم کی حدیث ہے کہ مینڈھے کی شکل میں لاکر میدان محشر میں موت کو قتل کیا جائے گا جنتی اور دوزخی جمع ہوں گے جمگھٹے کی شکل میں۔ آج کے بعد کسی کو موت نہیں جو دوزخ میں ہے وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ... اور جنتیوں کو مبارک ہو کہ کوئی موت نہیں ہے مسلم شریف میں حدیث ہے جنتیوں کو موت نہیں آئے گی، بوڑھے نہیں ہوں گے، تیس سال کے

جوان رہیں گے، بیماری نہیں آئے گی۔ کوئی مشکل نہیں آئے گی اور سب سے بڑھ کر اللہ اس سے کبھی ناراض نہیں ہو گا۔ جنت میں کوئی کام ایسا نہیں ہے جس سے اللہ ناراض ہو جائے ادھر تو ٹینشن ہی رہتی ہے پتہ نہیں یہ جائز یا ناجائز ہے۔ جنت میں جو کچھ ہے سب کچھ ہی جائز ہے ادھر کا رُول یہ ہے کہ جو آپ کا دل چاہے وہ آپ کے لیے جائز ہے۔ جس خدا نے آپ کو اتنی بڑی آفر لگائی ہے کہ 60 سال کی زندگی، اور 60ء سال کے بھی دن رات نکال دیں، سونے کے اوقات بھی[نکال دیں] تو نیٹ 4، 5 سال آپ دے کے اربوں سال کی وہ زندگی دے جو مسلم شریف میں حدیث ہے کہ آخرت اور دنیا کی مثال اس طرح ہے جیسے تم سمندر میں انگلی ڈبو جو پانی لگے وہ دنیا کی زندگی اور سمندر آخرت کی۔ سر وہ آپ کو ایک منی خدا بنانے والا ہے اس حوالے سے کہ آپ کو ساری کوالٹیز دے گا جو انسان کے اندر چھپی ہوئی ہیں، انسان نے خدائی کا دعوی کیوں کیا ہے؟ انسان کی اسٹیک میں ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میں خدا بنوں، تکبر انسان کی اسٹینگ میں ہے جو جو چیزیں اسٹینگ میں تھی ناانہی کی مخالفت کروائی گئی۔ شہوت اللہ نے رکھی ہے کہا اس کو کنڑول کرنا ہے ٹھیک ہو گیا ناجی؟ اپنی مرضی کی زندگی گزارنا یہ ہماری خواہش ہے کون نہیں چاہتا کہ میں اپنی مرضی کی زندگی گزاروں، لیکن دیکھے ناکئی بار رات کو لیٹ سوئے ہیں اب دل نہیں کر رہا ہوتا کہ فجر کے وقت اٹھنے کا۔ نماز کی وجہ سے اٹھنا پڑتا ہے، اللہ کی ماننی پڑتی ہے تو میں اس پر ایک جملہ بولتا ہوں جو دنیا[کی زندگی] اللہ کی مرضی کی گزارے گا آخرت اس کی مرضی کی ہو گی اور جو دنیا اپنی مرضی کی گزارے گا پھر آخرت اللہ کی مرضی ہو گی تو

وہ مرضی سے مراد وہ جنت نہیں ہو گی۔ تو یہ اللہ کی بڑی مہربانی ہے اس نے اس حوالے سے باقی آپ میرے مسئلہ تقدیر پر چار لیکچر ہیں "۔
یوٹیوب ویڈیو: علمی و تحقیقی مجلس نمبر 27 :
1/ گھنٹہ 32 / منٹ سے 1/ گھنٹہ 35/ منٹ 45/ سیکنڈ تک
https://www.youtube.com/watch?v=JbSnwIPVmuo

بقول مرزا، منی گوڈ عقیدہ قرآن سے ثابت؟

مرزا جہلمی سے اس کی اکیڈمی میں اس کے ایک فالور نے کہا کہ "گنجائش نکال کر منی گوڈ [کے لفظ] کو چینج کر دیں "تو مرزا نے اس کا جواب یہ دیا کہ

"رکو ذرا صبر کرو ہاں جی۔ اگر میں یہ قرآن سے ثابت کر دوں پھر آپ کیا کریں گے۔"

اور ایک پیغمبر سے تو پھر کیا کریں گے قرآن میں سورۃ یوسف کے اندر جب وہ دو قیدی آکر حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنی اپنی خوابیں سناتے ہیں تو وہ ایک قیدی سے کیا کہتے ہیں کہ تم میں سے ایک شخص اپنے رب کو شراب پلائے گا۔ ہاں جی تو یہ لفظ چینج کر دیتے تو بہتر نہیں تھا۔ عام آدمی میں، مسلمانوں میں کون کسی بادشاہ کو رب کہتا ہے؟ آپ ایجوکیٹ کریں گے نا اسے؟ عام مسلمان سے پوچھیں رب کون ہے؟ یعنی وہ کہیں گے کہ یہ عارف علوی رب ہے ہمارا؟ نہیں مانیں گے نا۔ ہاں۔ اس لیے اس کو ٹھنڈے دل سے ذرا سوچیں۔ اس میں ہے کہ ایک اپنے رب کو شراب پلائے گا، رب پالنے والا، آقا یہ کامن ورڈ ہے اللہ اور مخلوق کے درمیان، اس طرح کئی الفاظ ہیں۔ رءوف، رحیم، ہم نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو نہیں کہتے بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. لیکن ہم کہتے ہیں کہ اللہ کے لئے The رءوف، The رحیم، الروف الرحیم، لیکن لفظ تو وہی ہے نا؟

منی گوڈ کے اوپر بھی آپ فتوی لگائیں لیکن وہ پوری بات کے بعد، میں نے کیا

بات کی تھی ہاں میں نے یہ کہا تھا کہ دنیا میں کن فیکون کوالٹی کس کی ہے ؟ اللہ کی۔ ہمیشہ کی زندگی کوالٹی کس کی ؟ اللہ کی۔ یہ دو کوالٹیز ایسی ہیں جو انسان کی انسٹنگ میں خواہش کے طور پر موجود ہیں اسی وجہ سے انسان نے دعوی خدائی کیا ہے۔ انسان چاہتا ہے کہ میرا آڈر چلے مجھے موت نہ آئے۔ اگر یہ دو خامیاں انسان کی دور کر دی جائیں۔ کہ وہ اپنی جنت خود تخلیق کرے وہ جو چاہے خواہش کرے وہ سامنے آجائے اور اسے موت بھی نہ آئے۔ ہم ہمیشہ سے نہیں ہیں لیکن ہمیشہ کے لئے ہیں۔ اللہ تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ کے لئے ہے۔ ہم ہمیشہ سے تو نہیں ہیں، ہم حادث ہیں قدیم نہیں ہیں لیکن اب ہم ہمیشہ کے لیے ہیں کیونکہ جنت ہمیشہ کے لیے ہے تو یہ میں نے کہا تھا کہ جنت میں جب آپ جائیں گے تو آپ کی یہ خواہش پوری ہو جائے گی۔ جو صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ.....الخ۔

https://www.youtube.com/watch?v=_xADyetkQuc

مرزا کا عقیدہ، جنت میں منی گوڈ

اسی طرح ایک اور ویڈیو میں مرزا جہلمی اپنے اس[منی خدا] عقیدے کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ

”میں نے یہ بات کی تھی کہ خالق اور مخلوق کا فرق اپنی جگہ موجود ہے لیکن جو کوالٹیز[Qualities] اللہ کی ہیں ان میں سے کئی کوالٹیز اللہ اپنی مخلوق کو دے گا مثلاً ہمیشہ کی زندگی یہ کس کی کوالٹی ہے؟ اللہ [کی] پر جنت میں ہماری زندگی کیا ہو گی؟ ہمیشہ۔ کن فیکون یہ کس کی کوالٹی ہے؟ اور جنت میں ہم جو خواہش کریں گے وہ ہمارے سامنے ہو گی۔ ان شاء اللہ بخاری مسلم میں احادیث موجود ہیں۔ ان ساری چیزوں کا ذکر کر کے میں نے کہا تھا، کسی نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ ہم اللہ سے

محبت کیوں کریں اس نے تو ہمیں اتنی بڑی آزمائش میں ڈال دیا ہے پیدا کر کے۔ میں نے کہا تھا کہ اس اللہ سے کیوں محبت نہ کریں جو اکیلا تھا اور اس نے اپنی خدائی صفات میں آپ کو بھی شامل کر لیا ہے خالق اور مخلوق کے فرق کے ساتھ جنت کی زندگی میں۔ تو ایسے اللہ سے تو محبت کرنی چاہیے جس نے چند سالوں کی زندگی کے عوض ہمیشہ کے لیے آپ کو ایک منی گوڈ بنا دیا ہے، گوڈ ان معنی میں، میں نے نہیں لیا تھا میں نے کہا تھا خالق اور مخلوق کا فرق۔ اور جب کوئی کہتا ہے خالق اور مخلوق کا فرق تو پھر گوڈ [GOD] الہ کے معنی میں نہیں لے رہا بلکہ کوالٹیز کے معنوں میں لے رہا ہے اور یہ قرآن میں بھی موجود ہے۔ فتویٰ حضرت یوسف پہ بھی لگتا ہے سورہ یوسف میں ہے جب وہ دو بندے آکر خواب بیان کرتے ہیں تو حضرت یوسف کیا کہتے ہیں؟ تم میں سے ایک اپنے رب کو شراب پلائے گا تین چار دفعہ رب کا لفظ آیا ہے بادشاہ کے لیے۔ تو حضرت یوسف نے کیوں کہا؟ حضرت یوسف کو نہیں پتہ تھا کہ اس کا رب کون ہے؟ تو وہاں پر ترجمہ کرنے والوں نے بریکٹ میں لکھا ہے یہاں مراد لغت کے معنوں میں ہے یعنی تمہارا پالنے والا تمہارا آقا، وہ تو ہمارے ماں باپ کو بھی رب کہا:

قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا

اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما جس طرح ان دونوں نے بچپن میں ہمیں پالا تھا۔ تو یہ قرآن میں بھی ہے۔

"**سمیعاً بصیراً**" سورہ الرعد کے سٹارٹ میں انسان کو کہا گیا اور سمیع اور بصیر کس کی کوالٹیز ہیں، اللہ کی۔ سورہ توبہ کی آخری آیات میں کہا گیا،

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

نبی علیہ السلام مومنین کے حق میں روف بھی ہیں اور رحیم بھی ہیں۔ روف اور رحیم کس کی کوالٹیز ہیں اللہ کی لیکن وہ الرَءُوْفُ، الرَّحِیْمُ۔ The کے ساتھ کوالٹی وہی ہے لیکن دی[the] کے فرق سے یہ ہوتا ہے خالق اور مخلوق کا فرق باقی یہ نہیں ہوتا کہ اللہ کے اندر جو رَءُوف ہے اس کا معنی اور ہے اور رسول اللہ والے رَءُوف کا معنی اور ہے، نہیں معنی ایک ہی ہے۔ اللہ سنتا دیکھتا ہے ہم سنتے دیکھتے ہیں معنی تو ایک ہے لیکن اللہ کا سننا دیکھنا اَن لمیٹڈ ہے اور اس کا ذاتی ہے ہمارا عطائی ہے تو یہ اس کو اوٹ اف کنٹیکسٹ پیش کرتے ہیں۔"

https://www.youtube.com/watch?si=UgqYoKaL7S1Hg-Zy&v=xtkiboI3ZTs&feature=youtu.be

مرزا کا عقیدہ، منی گوڈ کی کوالٹی

اسی طرح ایک اور ویڈیو میں بھی یہی باتیں دہرائیں۔ جو کہ مختصراً اس طرح ہیں کہ

"وہ اپنی خدائی میں اکیلا تھا **هو الحی القیوم** ہر چیز کا مالک اسے قائم رکھنے والا، ایسی ہستی جسے موت نہیں آنی ہمیشہ زندہ رہنا ہے اور سب سے بڑھ کر کہ جو وہ خواہش کرتا ہے کن فیکون وہ ہو جاتی ہے یہ اللہ کی وہ کوالٹیز ہیں جو اس کے ساتھ خاص ہیں۔ اللہ کی تین بڑی بڑی کوالٹیز ہیں ان میں سے ایک تو بہر حال وہ تو اسی کی ہیں وہ کوالٹی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ سے ہے۔ اس میں اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے اس کوالٹی میں، کسی اعتبار سے بھی۔ لیکن باقی جتنی کوالٹیز ہیں ان میں اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو بھی وہ کوالٹیز دی ہیں۔ اگر چہ وہ اس لیول کی نہیں ہیں مثلا

زندگی، اللہ کی زندگی اپنی ہے موت نہیں آئے گی ادھوری نہیں ہے ہماری زندگی ادھوری ہے اللہ کے عطا کرنے پہ ہے، ذاتی نہیں ہے موت ہمارا مقدر ہے لیکن اس کے بعد ایک نئی زندگی ملے گی۔ تو یہ جو تین کوالٹیز ہیں نا، ان میں سے ایک تو آپ بھول جائیں کسی کو ملنے سے رہی، ہمیشہ سے ہونا وہ صرف CREATER کی ہے۔ دوسری کوالٹی ہمیشہ کی زندگی اور موت نہ آنا یہ کوالٹی صرف اللہ کی ہے البتہ محض اپنے رحم اور فضل سے انبیاء کی پیروی کرنے کے سبب کتابوں کی پیروی کرنے کے سبب اپنے نیک بندوں کو یہ کوالٹی جنت میں دے دے گا۔ دے گا کہ نہیں؟ ان شاء اللہ تعالی دے گا...... یہ وہ کوالٹی دوسری اللہ تعالی اپنے ساتھ اپنے بندوں کو بھی شئیر کرے گا۔ خالق اور مخلوق کا فرق رہے گا۔ عطائی اور ذاتی کا فرق رہے گا۔ لیکن بہر حال یہ اس کی خوبی تھی جو اس نے اپنے بندوں کے ساتھ شئیر کی ہے۔ تو ایسے رب سے محبت نہ کی جائے۔ محبت کا جذبہ تو پیدا ہوتا ہے کہ چند سالوں کی زندگی دے کر اِن فائنائٹ لائف آپ سے حاصل کرلیں۔

اور تیسری کوالٹی کن فیکون، جو آپ خواہش کریں وہ ہو جائے، یہ کوالٹی بھی آپ کو جنت میں مل جائے گی کیونکہ قرآن میں جگہ جگہ آیا ہے کہ جنت میں ہر وہ چیز ہے جو تم چاہو گے، تمہارے چاہنے سے وہ چیز ہو جائے گی تو اللہ بھی تو یہی کہتا ہے کہ جب میں کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہوں کہتا ہوں کن فیکون تو وہ ہو جاتی ہے۔ جنتی بھی جنت میں پہنچ کر جو خواہش کریں گے وہ ان کے سامنے ہو جائے گی تو یہ تین اللہ کی بڑی کوالٹیز، ان میں سے دو، کسی درجے میں، خالق اور مخلوق کے فرق کے ساتھ، عطائی

اور ذاتی کے فرق کے ساتھ انسان کو بھی ملنے والی ہیں...

اس اللہ سے کیوں نہ محبت کروں جو اکیلا تھا اس نے اپنی خدائی میں مجھے یوں شریک کیا کہ خالق اور مخلوق کا تو فرق ہے، ذاتی اور عطائی کا فرق ہے لیکن اپنی دو کوالٹیز، کون سی؟ ہمیشہ کی زندگی اور جو ارادہ آپ کریں وہ ہو جائے یہ اس نے آپ کو دے دی۔"

https://www.youtube.com/watch?si=D6QjVibZ_oUqJ3RC&v=g2a76JmIZos&feature=youtu.be

مرزا جہلمی نے اپنے اس شرکیہ عقیدے کو قبول کیا

مرزا جہلمی کے ان چاروں بیانات کو ہم نے آپ کے سامنے پیش کر دیا۔ جن سے مرزا جہلمی کا عقیدہ واضح ہے کہ

{1} ...وہ[اللہ] آپ کو یہ آفر دیتا ہے کہ صرف یہ 60 سال کی زندگی مجھے دے دو تمہیں بھی میں ایک منی خدا بنادوں گا۔

{2} ...سر وہ[اللہ] آپ کو ایک منی خدا بنانے والا ہے اس حوالے سے کہ آپ کو ساری کوالٹیز دے گا جو انسان کے اندر چھپی ہوئی ہیں۔

{3} ...مرزا جہلمی سے اس کے فالور نے کہا کہ "گنجائش نکال کر منی گوڈ[کے لفظ] کو چیلنج کر دیں تو مرزا نے اس کا جواب یہ دیا کہ

"اگر میں یہ قرآن سے ثابت کر دوں پھر آپ کیا کریں گے اور ایک پیغمبر سے تو پھر کیا کریں گے"

مرزا جہلمی کی اس گفتگو سے بالکل واضح ہے کہ مذکوہ بالا عقیدہ اس کا ہے کہ جنت میں متقی وپرہیزگار لوگوں کو اللہ منی گوڈ یعنی چھوٹا خدا بنا دے گا، یہ مرزا جہلمی کا عقیدہ ہے۔ دیگر بیانات میں اس نے خود ہی اپنے اس عقیدے کی وضاحت کر دی۔

اور اس نے اس عقیدے سے کہیں بھی انکار ورد بھی نہیں کیا لہذا یہ کوئی اس پر تہمت اور بہتان نہیں بلکہ یہ اس کا پکا عقیدہ ہے۔

نیز مرزا جہلمی پر جب یہ اعتراض ہوا تو اس نے اپنے اس شرکیہ عقیدے کو قرآنی آیات سے باطل استدلال کرتے ہوئے ثابت کرنے کی کوشش کی تو مرزا جہلمی کے ان استدلالات کے مطابق اس کا یہ عقیدہ بقول اس کے قرآن مجید سے ثابت ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

مرزا جہلمی کی تاویلات باطلہ

[1]..... قرآن میں سورۃ یوسف کے اندر جب وہ دو قیدی آکر حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنی اپنی خوابیں سناتے ہیں تو وہ ایک قیدی سے کیا کہتے ہیں کہ تم میں سے ایک شخص اپنے رب کو شراب پلائے گا۔ ہاں جی تو یہ لفظ چینج کر دیتے تو بہتر نہیں تھا۔ عام آدمی میں مسلمانوں میں کون کسی بادشاہ کو رب کہتا ہے۔

آپ ایجوکیٹ کریں گے نا اسے؟ عام مسلمان سے پوچھیں رب کون ہے؟ یعنی وہ کہیں گے کہ یہ عارف علوی رب ہے ہمارا؟ نہیں مانیں گے نا۔ ہاں۔ اس لیے اس کو ٹھنڈے دل سے ذرا سوچیں۔ اس میں ہے کہ ایک اپنے رب کو شراب پلائے گا، رب پالنے والا، آقا یہ کومن ورڈ ہے اللہ اور مخلوق کے درمیان،

[2]..... اس طرح کئی الفاظ ہیں۔ روف، رحیم، ہم نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو نہیں کہتے بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔، لیکن ہم کہتے ہیں کہ اللہ کے لئے The روف، The رحیم، الروف الرحیم، لیکن لفظ تو وہی ہے نا؟

[3] ..... "میں نے یہ بات کی تھی کہ خالق اور مخلوق کا فرق اپنی جگہ موجود ہے لیکن جو کوالٹیز [Qualities] اللہ کی ہیں ان میں سے کئی کوالٹیز اللہ اپنی مخلوق کو

دے گا مثلاہمیشہ کی زندگی یہ کس کی کوالٹی ہے؟ اللہ [کی] پر جنت میں ہماری زندگی کیاہو گی؟ ہمیشہ۔ کن فیکون یہ کس کی کوالٹی ہے؟ اور جنت میں ہم جو خواہش کریں گے وہ ہمارے سامنے ہو گی۔

[4] ..... توایسے اللہ سے تومحبت کرنی چاہیے جس نے چند سالوں کی زندگی کے عوض ہمیشہ کے لیے آپ کوایک منی گوڈ بنادیا ہے، گوڈ ان معنی میں، میں نے نہیں لیا تھامیں نے کہا تھا خالق اور مخلوق کا فرق۔ اور جب کوئی کہتا ہے خالق اور مخلوق کا فرق تو پھر گوڈ [GOD] الہ کے معنی میں نہیں لے رہابلکہ کوالٹیز کے معنوں میں لے رہا ہے اور یہ قرآن میں بھی موجود ہے۔

[5] ..... خالق اور مخلوق کافرق رہے گا۔ عطائی اور ذاتی کافرق رہے گا۔

[6] ..... اس نے اپنی خدائی میں مجھے یوں شریک کیا کہ خالق اور مخلوق کا تو فرق ہے، ذاتی اور عطائی کافرق ہے۔

تو یہ تین اللہ کی بڑی کوالٹیز، ان میں سے دو، کسی درجے میں، خالق اور مخلوق کے فرق کے ساتھ، عطائی اور ذاتی کے فرق کے ساتھ انسان کو بھی ملنے والی ہیں۔

[7] ..... اس اللہ سے کیوں نہ محبت کروں جو اکیلا تھا اس نے اپنی خدائی میں مجھے یوں شریک کیا کہ خالق اور مخلوق کا تو فرق ہے، ذاتی اور عطائی کا فرق ہے لیکن اپنی دو کوالٹیز، کون سی؟ ہمیشہ کی زندگی اور جو ارادہ آپ کریں وہ ہو جائے یہ اس نے آپ کو دے دی۔

اب آیئے مرزا جہلمی کے اس شرکیہ عقیدے کا مکمل و تفصیلی جواب ملاحظہ کیجیے ...

تفصیلی جواب

مرزا جہلمی کہتا ہے کہ

"وہ[اللہ] آپ کو یہ آفر دیتا ہے کہ صرف یہ 60 سال کی زندگی مجھے دے دو تمہیں بھی میں ایک منی خدا بنا دوں گا"

قارئین کرام! اللہ عزوجل نے ایسی کوئی بھی آفر ہرگز کتاب اللہ میں نہیں دی ہے یہ مرزا جہلمی کا وہ جھوٹ ہے جو کتاب اللہ میں ہرگز موجود نہیں ہے۔ مرزا جہلمی جیسوں ہی کے بارے میں قرآن میں آتا ہے کہ

وَ اِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِیْقًا یَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ-وَ یَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ مَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ-وَ یَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ۔

اور ان میں کچھ وہ ہیں جو زبان پھیر کر کتاب میں میل کرتے ہیں کہ تم سمجھو یہ بھی کتاب میں ہے اور وہ کتاب میں نہیں اور کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے اور وہ اللہ کے پاس سے نہیں اور اللہ پر دیدہ ودانستہ جھوٹ باندھتے ہیں۔ (پارہ 3: آل عمران: آیت 78)

نامعلوم مرزا جہلمی نے یہ آفر کہاں سے نکالی ہے، قرآن کے فیصلوں میں تو ایسی کوئی آفر موجود نہیں، قرآن پاک کے 30 پاروں میں کسی ایک جگہ بھی ایسی آفر اللہ عزوجل نے نہیں دی، مرزا قادیانی والا ٹیچی کہیں مرزا جہلمی کے پاس تو نہیں آنے لگا۔ قرآن میں تو ایسی کوئی آفر نہیں، نہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ عزوجل سے ایسی

کوئی آفر لے کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔

تو مرزا جی بتائے کہ آخر اللہ عزوجل نے یہ آفر کس کو دی ؟کب دی؟ کہاں دی؟ اللہ عزوجل کی یہ آفر کون لے کر آیا؟ اس سے کس نے یہ آفر سنی؟اور کس نے مرزا جہلمی تک پہنچائی؟

مرزا جی کا دعوی ہے کہ اس زمین پر صرف وہی ہیں جو ہر بات کا حوالہ دیتا ہے۔ [مفہوم]تواب مرزا جہلمی کو چاہیے کہ عوام الناس کو اس کے بارے آگاہ کرے، وہ حوالہ پیش کرے جس میں یہ منی خدا کی آفر اللہ عزوجل نے دی ہے۔ لیکن قیامت تک مرزا جہلمی اس کا حوالہ نہیں دے سکتا۔

ہمیں تو شک ہے کہ کہیں مرزا جہلمی کے پاس بھی کوئی ٹیچی تو یہ آفر لیکر نہیں آیا؟[طنزاً،جو شیطان بقول مرزا قادیانی اس کے پاس آتا تھا]۔

مرزا جہلمی کے مطابق اربوں کھربوں بلکہ لاتعداد منی خدا

پھر مرزا جہلمی کے مطابق جن لوگوں نے یہ 60 سال کی زندگی اللہ عزوجل کو دے دی، اللہ عزوجل انہیں جنت میں منی خدا بنا دے گا[معاذ اللہ]تو جو لوگ جنت میں جائیں گے وہ ساری متقی و پرہیز گار ہی ہوں گے۔ جیسا کہ قرآن میں اس کا ذکر ہے کہ

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ

بے شک متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہیں۔

(پارہ14 :الحجر:45)

لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

پرہیز گاروں کے لیے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے

نہریں۔[پارہ 3 آل عمران:15]

تو جنت میں تو اربوں کھربوں بلکہ لاتعداد لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنی زندگیاں اللہ عزوجل کی خاطر گزاری تھیں تو وہ سب مرزا جہلمی کے اصول کے مطابق "منی خدا" ہوں گے۔لاحول ولاقوۃ الاباللہ۔

مرزا جہلمی کیا جنت میں عورتیں بھی منی خدا ہوں گی؟

مرزا جہلمی کے گمراہ کن اور شرکیہ عقیدے کا بطلان اس طرح بھی ہوتا ہے کہ جنت میں صرف متقی و پرہیز گار مرد ہی نہیں ہوں گے بلکہ متقی و پرہیز گار مومن عورتیں بھی ہوں گی جنہوں نے اپنی زندگیاں اللہ عزوجل کے احکامات کے مطابق بسر کی ہوں گی۔

تو اب مرزا جہلمی اس کی بھی وضاحت کرے کہ

کیا ان کو بھی صفت حیات اور کن فیکون کی کوالٹیز عطا ہوں گی یا نہیں؟ یقیناً اس کا انکار تو مرزا جہلمی نہیں کر سکتا تو جب یہ کوالٹیز ان متقی و پرہیز گار عورتوں کو بھی عطا ہوگی تو مرزا کے عقیدہ کے مطابق کیا اللہ عزوجل ان کو بھی منی خدا بنا دے گا؟[معاذ اللہ]۔

نیز اگر وہ بھی منی خدا ہوں گی تو کیا وہ "فی میل منی خدا" ہوں گی؟ معاذ اللہ عزوجل۔

کیا جنت میں سب منی خدا کے مراتب یکساں ہوں گے؟

مرزا جہلمی کے اصول و عقیدے کے مطابق جب ایک عام مسلمان 60 سالہ زندگی اللہ عزوجل کو دے تو اللہ عزوجل اسے جنت میں منی خدا بنا دے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی اللہ عزوجل کے لیے گزری تو جہلمی کے اصول و عقیدے کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جنت میں منی خدا ہوں گے۔ معاذ اللہ۔

تو الزاماً سوال یہ ہے کہ مرزا کے مطابق ایک عام متقی و پرہیز گار مومن بھی جنت میں منی خدا، اور مقربین الٰہی بھی مرزا کے اصول سے منی خدا، حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی منی خدا۔ تو کیا یہ سب منی خدا یکساں کوالیٹیز Qualities کے ہوں گے؟ یا ان کے مراتب میں فرق ہو گا؟

ایک عام مومن کے لیے تو صرف دو کوالٹیز حیات اور کن فیکون کی بنیاد پر مرزا جہلمی انہیں منی خدا کا درجہ دے بیٹھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ عزوجل نے بے شمار کوالٹیز عطا فرمائی ہیں۔ مرزا کے اصول کے مطابق کیا وہ بھی منی خدا ہی ہوں گے یا ان کو بے شمار کوالٹیز کی بنا پر کسی منی خدا سے کوئی اعلیٰ درجہ دیا جائے گا؟

پھر مرزا جہلمی کی زندگی اللہ عزوجل کے لیے ہے کہ نہیں؟ اگر نہیں تو اللہ عزوجل کا نافرمان ٹھہرا اور اگر ہاں تو مرزا جہلمی بھی جنت میں اپنے اصول و عقیدے سے منی خدا ہو گا۔ معاذ اللہ۔ تو یہاں بھی بڑا مسئلہ ہے کہ مرزا جہلمی کے اصول و عقیدے سے جنت میں انبیاء بھی منی خدا، صدیقین بھی منی خدا، شہید بھی منی خدا، ولی و متقی بھی منی خدا، فرشتے و مقربین بھی منی خدا، اور جہلم کا چھوکرا بھی منی خدا۔ تو مرزا جہلمی کے مطابق یہ سب منی خدا ہم رتبہ ہوں گے یا اپنے مراتب کے اعتبار سے ان میں فرق ہو گا؟

اگر برابر تو کیا جہلم کا ایک چھوکرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی خدا ہونے میں برابر ہوں گے، اگر نہیں تو پھر سب کو منی خدا کہنا تو درست نہیں ہو سکتا بلکہ ان میں لازمی فرق کرنا پڑے گا تو اب اس کی وضاحت بھی مرزا ٹیچی سے دریافت کر لے۔ معاذ اللہ۔

قارئین کرام: ملاحظہ فرمائیں مرزا جہلمی کے شرکیہ عقیدے کی بنا پر کیسی کیسی

قباحتیں، ظلمتیں، جہالتیں اور بے دینیاں پیدا ہو رہی ہیں۔

[نوٹ: یاد رہے یہ ساری گفتگو ہرگز ہمارا عقیدہ و موقف نہیں بلکہ مناظرانہ اسلوب میں بطور نقد پیش کی گئیں ہیں تاکہ جہلمی کے شرکیہ عقیدہ کا گند سب پر واضح ہو جائے]۔

پوری زندگی "لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" کے باوجود منی خدا نہیں

قرآن پاک میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے کہ

"قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

[اے محبوب] تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رب سارے جہان کا۔

[پارہ 8: الانعام: 162]

مرزا جہلمی تو 60 سال کی زندگی کی بات کر رہا تھا یہاں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی 63 سالہ ساری زندگی اللہ عزوجل کے لیے گزری لیکن اللہ عزوجل نے انہیں بھی یہ آفر نہیں دی کہ جنت میں آپ کو منی خدا بنا دوں گا [معاذ اللہ] بلکہ اسی آیت سے اگلی آیت میں اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا [کہ آپ فرمادیں]

"لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ"

اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور مَیں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ [پارہ 8: الانعام: 162]

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 63 سالہ زندگی اللہ عزوجل کو دے دی لیکن

اس کے باوجود اللہ عزوجل نے انہیں بھی یہ آفر نہیں دی کہ تمہیں منی خدا بنادوں گا بلکہ یہ کہا گیا "لَا شَرِیْکَ لَہٗ"۔ تو معلوم نہیں مرزا جہلمی کو یہ آفر کہاں سے مل گئی اور کس نے دی؟ یقیناً یہ مرزا قادیانی والے ٹیچی ہی کی شرارت بلکہ شیطانیت لگتی ہے۔[طنزاً]

منی GOD ماننا شرکیہ عقیدہ ہے

مرزا جہلمی کا علمی، تحقیقی اور الزامی رد

مرزا جہلمی نے خود اپنے ریسرچ پیپر 2/ اندھا دھند پیروی کا انجام کے پہلے صفحے پر سورۃ التوبہ کی آیت لکھی،

"ان[یہودی اور عیسائی]لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے درویش لوگوں اور علماء کو اپنا رب بنالیا ہے" پھر آگے لکھا ہے کہ

"ہمارا حقیقی دشمن شیطان ہمیں یہود و نصاریٰ کی طرح اپنے علماء اور درویش لوگوں کی [اندھا دھند پیروی] کرواتے ہوئے گستاخ بنا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ناکام کروانا چاہتا ہے۔" [دیکھیں: ریسرچ پیپر 2 ص 1]

اولاً تو ہم کہتے ہیں کہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ یہود و نصاریٰ کے ان محرفین اور حرام خور علماء کو بنیاد بنا کر کل امت مسلمہ کے علماء و مشائخ [جو وارثینِ انبیاء ہیں] کو اس کا مصداق قرار دیا گیا، گویا کہ مرزا قادیانی کی طرح مرزا جہلمی بھی تمام وارثینِ انبیاء کو یہود و نصاریٰ کے بد دین درویشوں اور مولویوں کی طرح سمجھتا ہے۔ معاذ اللہ۔ مرزا جہلمی کی اس تکفیری مہم اور فتوے بازی کا آپ خود اندازہ لگالیں۔

خیر اس کو چھوڑیں، ہم کہتے ہیں کہ علماءِ حق وارثینِ انبیاء تو اس مذکورہ آیت کے مصداق نہیں ہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ جو روش مرزا جہلمی نے اختیار کی ہوئی ہے خود وہ اس کا مصداق ہے کیونکہ علماءِ یہود و نصاریٰ بھی شریعت کے مقابلے میں غلط

مسائل، غلط عقائد و نظریات بیان کر کے اس کو رواج دیتے تھے اور یہی طریقہ مرزا جہلمی کا بھی ہے جیسا کہ یہی مثال دیکھ لیں کہ ایک شرکیہ عقیدہ منی خدا کا بیان کر کے مرزا جہلمی اس پر ڈٹ گیا ہے۔ حالانکہ یہ شیطانی توحید ہے رحمانی توحید ہرگز نہیں، شیطانی توحید کا خود مرزا جہلمی نے اقرار کیا ہے کہتا ہے کہ

"اب جو شخص پیغمبروں اور کتابوں کو بیچ میں سے نکال کر Direct اللہ تک پہنچے گا ہم اس کی توحید اور ایمان کو شیطانی توحید ہی کہیں گے"

[ویڈیو: وسیلہ ان قرآن: 8 منٹ اور 10 سیکنڈ]

https://www.youtube.com/watch?v=sAVIy9evIpA

تو اب یہ شرکیہ عقیدہ [منی خدا] بیان کر کے مرزا جہلمی بقول اپنے بیان کے یہود و نصاریٰ کے علماء و درویشوں کی طرح لوگوں [اپنے فالورز] کو [اپنی اندھا دھند پیروی] کرواتے ہوئے خود بھی حقیقی دشمن شیطان کی چال میں آکر شرک میں مبتلا ہوا اور دوسروں کو بھی مبتلا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

مرزا جہلمی پر کتنی بڑی پھٹکار ہے کہ دن رات اہل سنت و جماعت کو زبردستی کھینچ تان کر مشرک بنانے کی ناکام کوشش کرنے والا خود نہ صرف قرآن و حدیث بلکہ اپنے ہی بیانات کے مطابق شرکیہ عقیدہ میں مبتلا ہے۔

قرآن کا فیصلہ، اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے۔

[پارہ 1، البقرۃ: آیت 163: تفہیم القرآن جلد اول: ص ۱۳۰]

"وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ"

اور نہ کہو! تین ہیں باز آجاؤ، یہ تمہارے ہی لئے بہتر ہے، اللہ تو بس

ایک ہی خدا ہے۔ [پارہ 4 النساء: آیت 171: تفہیم القرآن جلد اول: ص ۴۲۹]

" اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّ نَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ "

خدا ایک ہے اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں۔

[پارہ 1، البقرۃ: آیت 133]

" یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ "

اے برادران قوم، اللہ کی بندگی کرو، اُس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے۔ [پارہ 8۔ الاعراف: آیت 59: تفہیم القرآن جلد دوم: ص ۴۰]

ان کے علاوہ قرآن پاک کی متعدد آیات اس پر شاہد ہیں کہ الٰہ [خدا] صرف ایک اللہ ہی ہے، ان آیات میں اللہ تعالی کے علاوہ ہر قسم کے الٰہ کی نفی کی گئی ہے۔

اُلوہیت ایک ایسی چیز ہے کہ پورا قرآن دیکھ لیجیے، تمام احادیث کے ذخیروں کا مطالعہ کرلیں لیکن آپ کو کوئی آیت یا کوئی حدیث ایسی نہ ملے گی جس میں الوہیت کو کسی بھی معنی میں کسی غیر خدا کے لیے ثابت کیا گیا ہو۔

بلکہ ہر جگہ الوہیت کی ہر غیر خدا کی ذات سے نفی اور صرف خدا کی ذات کے لئے اثبات ملے گا۔ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی الٰہ [خدا] نہیں۔

قرآن پاک میں ایک اور مقام پر اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے کہ

"لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" [پارہ: 23 الصفت: 35]

تو یہاں نفی مطلق بطریقہ مطلق ہے یعنی اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، نہ عطائی، نہ مستقل، نہ غیر مستقل، نہ ذی روح، نہ جماد، نہ کوئی منی خدا، نہ کوئی مخلوق خدا، نہ کوئی کسی خاص کوالٹی کے اعتبار سے منی خدا۔ نہ کسی اور قسم یا تاویل سے کوئی خدا ہے۔

بس الٰہ ہے تو صرف اللہ عزوجل ہی ہے، اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو بھی کسی

بھی اعتبار و معنی سے خدا [الٰہ] کہنا یہ کھلا شرک ہے اور وحی الٰہی کے صریح خلاف۔

تو اب قرآن کے فیصلوں کے مقابلے میں مرزا اپنے نفس کی اطاعت نہ کرے کیونکہ قرآن میں واضح طور پر موجود ہے کہ

"اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ"

کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا۔

[پارہ 19، الفرقان: 43]

لہذا مرزا جہلمی کو چاہیے کہ اپنے اس شرکیہ عقیدے سے توبہ ورجوع کرے اور اپنے مرزائیوں کو بھی توبہ ورجوع کروائے اور اپنے الفاظ کو وحی کا درجہ نہ دے، اپنے اصولوں اور بیانات کے مطابق علماء یہود و نصاریٰ کی روش پر چلنا چھوڑ دے۔

قرآن کے فیصلے کے مقابل مرزا کا عقیدہ

قارئین کرام! پچھلے صفحے پر قرآنی فیصلے آپ نے مطالعہ فرمالیے کہ خدا تو صرف ایک اللہ ہی ہے اس کے علاوہ کسی قسم کا کوئی خدا ہرگز نہیں ہے۔ لیکن قرآنی فیصلوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے مرزا نے "منی خدا" کا تصور پیش کیا اور اب اس بے بنیاد اور شرکیہ عقیدے کو وہ قرآن سے ثابت کرنے پر بضد ہے۔ [معاذ اللہ] حالانکہ مرزا کی بات کوئی وحی نہیں جس کو مان لیا جائے بلکہ مرزا جہلمی خود لکھتا ہے کہ

"کسی شخص کی وہی بات مانیں جو وحی کے مطابق ہو کیونکہ ہماری دنیا و آخرت میں کامیابی اسی پر منحصر ہے۔ وحی کو چھوڑ کر صرف ہلاکت ہی ہلاکت ہے" [اندھا دھند پیروی کا انجام: ص ا]

تو قرآن کا فیصلہ یہی ہے کہ خدا تو صرف ایک اللہ ہی ہے، اس کے سوا کوئی خدا نہیں، نہ کوئی منی خدا، نہ کوئی مخلوق خدا اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی اور خدا۔

تو اب قرآن کے مقابلے میں مرزا جہلمی اپنے من گھڑت شرکیہ عقیدے [منی

خدا]پر نہ صرف بضد ہے بلکہ مرزا کے فالورز بھی اسکی اندھادھند پیروی کر رہے ہیں۔
تو مرزا جہلمی اور اس کے فالورز خود اپنے ہی بابے منگول جہلمی کے مطابق
اسی آیت کے مصداق ہیں جو مرزا نے اپنے ریسرچ پیپر میں لکھی ہے کہ
اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ:
"ان [یہودی اور عیسائی]لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے درویش
لوگوں اور علماء کو اپنا رب بنالیا ہے۔[وحی کو چھوڑکر اپنے بزرگوں کی مانتے ہیں]
قارئین کرام! مذکورہ بالا آیت کے ترجمے کے آخر میں بریکٹ کے اندر کے
الفاظ[وحی کو چھوڑ کر اپنے بزرگوں کی مانتے ہیں]مرزا جہلمی کے اپنے لکھے ہوئے ہیں
۔تو جب وحی کو چھوڑ کر کسی بزرگ کی بات ماننا یہ یہود و نصاری کا طریقہ اور مذکورہ
آیت "اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ" کے مصداق
ٹھہرنا ہے۔ اور "اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ" کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے
اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا۔[پارہ19،الفرقان:43]کا مصداق ہے۔
تو بلاشک وشبہ مرزا جہلمی اپنی تحریرات کے مطابق اس کا مصداق ٹھہرا کیونکہ
مرزا جہلمی نے یہود و نصاریٰ کی طرح ایک غلط اور شرکیہ عقیدہ وحی کے مقابلے میں
گھڑا جس کا ذکر وحی الہٰی میں ہرگز موجود نہیں لہذا وحی کو چھوڑ کر مرزا اپنے نام نہاد
بزرگوں کی طرح اپنی منوانے پر بضد ہے، اور اس طرح خود بھی ہلاکت میں مبتلا ہوا
اور اپنے پیروکاروں کو بھی ہلاکت میں ڈالا۔

مرزا جہلمی اور مرزائیوں کو چیلنج

ہم اللہ تبارک وتعالی کے فضل وکرم سے مرزا جہلمی اور تمام مرزائیوں کو چیلنج
کرتے ہیں کہ اپنے بیان کردہ اصول کے مطابق وحی الہٰی[قرآن]سے کوئی ایک حوالہ

پیش کردو جس میں اللہ عزوجل نے متقی و پیرو گار لوگوں کے بارے میں یہ فرمایا ہو کہ ان کی متقی و پرہیز گار زندگی کے بدلے میں ان کو یہ فلاں کو الٹیز دے کر جنت میں انہیں منی خدا بنا دوں گا۔ معاذ اللہ۔ لیکن ان شاء اللہ عزوجل۔ قیامت تک کوئی مرزا یا مرزائی وحی الٰہی سے اپنا یہ شرکیہ عقیدہ ثابت نہیں کر سکتا۔ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

باقی وحی الٰہی کے سوا مرزا [یا مرزائی] جتنی مرضی ہے باتیں کریں، کھینچا تانی کریں، تاویلیں کریں وہ خود لکھ چکا کہ "کسی شخص کی وہی بات مانیں جو وحی کے مطابق ہو"

تو جب مرزا یا مرزائیوں کے پاس اس سلسلے میں وحی الٰہی سے کوئی ایک دلیل بھی نہیں تو پھر وحی الٰہی کے مقابلے میں مرزا جہلمی کی بات ماننا نہ صرف قرآن کی کھلی مخالفت ہے بلکہ خود مرزا جہلمی کے اپنے بیان کی بھی کھلی مخالفت و بغاوت ہے۔

منی خدا [MINI GOD] مشرکین کا عقیدہ ہے

مشرکین عرب اللہ عزوجل کے علاوہ بے شمار چھوٹے خداؤں [MINI GOD] کے قائل تھے۔ جیسا کہ سورۃ الاسراء میں کفار و مشرکین کا یہ تصور اس طرح بیان کیا گیا کہ

"قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ"

"فرما دیجئے: اگر اس کے ساتھ کچھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ وہ (کفار و مشرکین) کہتے ہیں" [سورۃ الاسراء]

یعنی کفار و مشرکین کے نزدیک اللہ کے ساتھ کچھ اور بھی خدا تھے۔ معاذ اللہ۔ اور ان کو وہ چھوٹے [منی خدا] ہی مانتے تھے۔

اسی طرح قوم ہود کے بارے میں قرآن پاک نے ذکر کیا کہ

"اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ"

ہود (علیہ السلام) کی قوم کے لوگوں نے اس سے کہا کہ ہم تو کہتے ہیں کہ تجھ پر ہمارے الٰہوں میں سے کسی کی مار پڑی ہے۔ (ھود:۵۴)

یعنی قوم ہود بہت سارے چھوٹے الٰہوں [MINI GOD] کے قائل تھے جس کا ذکر خود قرآن نے کیا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں ارشاد فرمایا:

" وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ"

اور اللہ فرماتا ہے دو الٰہ [خدا] نہ بناؤ، اللہ تو ایک ہی ہے [النحل،51:16]

اسی طرح قرآن پاک میں ہے کہ

"لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ"

یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا، اللہ تین میں کا ایک ہے، حالاں کہ ایک خدا کے سوا کوئی خدا نہیں۔

[المائدہ: پارہ 6: آیت 73: تفہیم القرآن جلد اول: ص ۴۹۰]

تو مشرکین کے ہاں بے شمار جھوٹے الٰہوں کا تصور تھا۔ وہ اللہ عزوجل کو بڑا خدا مانتے تھے اور اپنے جھوٹے الٰہوں کو چھوٹا خدا [منی خدا] مانتے تھے۔

مرزا جہلمی کا شرکیہ عقیدہ بھی ہندوؤں کے عقیدے کی مثل ہے۔ اوپر ہم نے قرآنی آیات سے ثابت کر دیا کہ [MINI GOD] منی خدا مشرکین کا عقیدہ تھا، مرزا جہلمی نے [منی گوڈ کا] یہ عقیدہ مشرکین و کفار سے لیا۔

آج بھی آپ اگر ہندوؤں کو دیکھیں تو ان کے ہاں "مہادیو" تو ایک ہی ہے جب کہ چھوٹی سطح پر "دیوی دیوتا" بیشمار ہیں۔

اسی طرح انگریزی میں بھی بڑے G سے لکھے جانے والا God ہمیشہ ایک ہی رہا ہے۔ وہ Omnipotent [قادر مطلق] ہے ' Omniscient [عالم گیر] ہے ' Omnipresent [ہمہ گیر] ہے ' وہ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہے ' وہ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ہے یہ اس کی صفات ہیں ' یہ اس کے Attributes [صفات] ہیں۔ لہٰذا اس کے لیے تو G بڑا [capital] ہی آئے گا ' لیکن چھوٹے g سے لکھے جانے والے gods اور goddesses بیشمار ہیں۔ [بحوالہ......]

خود مرزا جہلمی نے بھی یہ کہا ہے کہ

"جو کیپٹل G کے ساتھ GOD لکھا جاتا ہے وہ ایک ہی ہے۔ نہ اس کی فی میل ہوتی ہے نہ اس کی جمع ہوتا ہے۔ یہ ذہن میں رکھیے گا"

[ویڈیو: 2 منٹ 20 سیکنڈ سے]

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa

https://www.youtube.com/watch?v=a5l6U8UCNTc&t=126s

مرزا جہلمی کے ممدوح مودودی صاحب نے بھی یہ لکھا کہ مشرکین اللہ عزوجل کو "خداوند اعلیٰ" سمجھتے تھے اور اپنے بتوں کو "چھوٹا خدا"۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

"اہل جاہلیت "اپنے الٰہوں" کے متعلق یہ نہیں سمجھتے تھے کہ ساری خدائی انہی کے درمیان تقسیم ہو گئی ہے اور ان پر کوئی "خداوند اعلیٰ" نہیں وہ واضح طور پر ایک خداوند اعلیٰ کا تصور رکھتے تھے جس کے لئے ان کی زبان میں اللہ کا لفظ تھا"۔ [بنیادی اصطلاحیں، ص ۲۱]

یعنی اہل جاہلیت اللہ عزوجل کو خداوند اعلی مانتے تھے اور اپنے جھوٹے الہوں کو ادنی یعنی "منی خدا" مانتے تھے۔

خود مرزا جہلمی نے بھی اپنے لیکچر میں مشرکین کے اس عقیدے کا ذکر اس طرح کیا کہ

"مشرکین عرب سے یہ غلطی ہوئی کہ انہوں نے کہا، یہ چھوٹے الٰہ [منی گوڈ] ہیں، چھوٹے خدا ہیں۔ اور ان کا مالک بھی اللہ ہی ہے" [ویڈیو]

اسی طرح ایک اور لیکچر میں مرزا جہلمی خود کہتا ہے کہ

"بھگوان کا بھی وہی سٹیٹس ہے جو GOD کا ہے بھگوان کا کیا ہے آپ دیکھ لیں وہ چھوٹے بت مانتے ہیں لیکن اوپر ایک خدا ہی مانتے ہیں، جس طرح مشرکین عرب اللہ کو مانتے تھے، [نیچے] چھوٹے الٰہ کو مانتے تھے اوپر ایک اللہ۔ اس کے ساتھ شریک کرتے تھے، اگر آپ یہ پوچھے نا، آپ نے یہ جو بت سجائے ہیں آپ ان کی [عبادت کرتے ہیں] وہ کہیں گے نہیں عبادت صرف ایک اللہ کی، بھگوان ایک ہی ہے۔"

[ویڈیو: 29 منٹ 40 سیکنڈ سے]

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa

https://www.youtube.com/watch?v=a5l6U8UCNTc&t=126s

تو چھوٹے الٰہ [منی خدا، منی گوڈ] کا عقیدہ یہ مشرکین کا عقیدہ تھا وہ اللہ عزوجل کو بڑا خدا [خداوند اعلیٰ] مانتے تھے اور اپنے جھوٹے الٰہوں کو منی خدا [چھوٹے خدا]

کہتے تھے۔ مرزا جہلمی نے منی خدا کا عقیدہ مشرکین سے لیا ہے، وحی کے فیصلوں میں منی خدا کا کسی بھی قسم کا کوئی تصور نہیں ہے، نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں۔ منی خدا کا تصور پایا جاتا ہے تو ہندوؤں میں، کافروں میں۔ پس مشرکین میں منی خدا کا تصور پایا جاتا ہے اور اب مرزا جہلمی اور اس کے ماننے والوں مرزائیوں میں منی خدا کا تصور آگیا ہے۔



سیّدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جنابِ رسالت مآب ﷺ کو ارشاد فرماتے سُنا: آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے اور وہ کم سِن و بے وقوف ہوں گے (ظاہر میں قرآنِ مجید کی آیات پڑھیں گے) (یا لوگوں کی بہتری اور خیر خواہی کی باتیں کریں گے) مگر ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے آر پار نکل جاتا ہے۔ (سُنن نسائی:4102)

مرزا جہلمی کی تاویل نمبر (1) کا جواب

منی خدا کے لئے خالق اور مخلوق کی تاویل

مرزا جہلمی اپنے شرکیہ عقیدے [منی خدا] پر تاویلات باطلہ کا سہارا لیتے ہوئے کہتا ہے کہ

[1] "میں نے یہ بات کی تھی کہ خالق اور مخلوق کا فرق اپنی جگہ موجود ہے"

[2] "خالق اور مخلوق کا فرق رہے گا۔ عطائی اور ذاتی کا فرق رہے گا"

[3] " خالق اور مخلوق کا تو فرق ہے، ذاتی اور عطائی کا فرق ہے"

مرزا جہلمی اور مرزائیوں کو ہم کہتے ہیں کہ تم تکبر و نفسانیت سے باز آکر توبہ و رجوع کرو کیونکہ یہ ساری تاویلیں اس مسئلہ میں ہرگز درست نہیں ہیں، تم اللہ عزوجل کے علاوہ منی خدا مان رہے ہو جبکہ وحی کا فیصلہ یہ ہے کہ

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا

"(اے انسان!) اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہرا (ورنہ) تو ملامت زدہ (اور اللہ کی رحمت سے) دھتکارا ہوا ہو کر دوزخ میں جھونک دیا جائے گا۔" [الإسراء، 39:17]

مرزا جہلمی کی تاویل کا رد خود مرزا کی زبانی

پھر مرزا جہلمی کا منی خدا [چھوٹے خدا] پر یہ فرق کرنا نہ صرف بدترین جہالت ہے بلکہ خود مرزا جہلمی کے اپنے نظریات کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ خود مرزا جہلمی کے مطابق خالق اور مخلوق کا فرق کچھ اہمیت نہیں رکھتا، نیز خدا کا لفظ غیر خدا کے لیے

استعمال کرنا یہ ایسی غلطی ہے جو مشرکین عرب نے کی تھی۔ چنانچہ مرزا جہلمی کہتا ہے کہ

"مشرکین عرب سے یہ غلطی ہوئی کہ انہوں نے کہا کہ یہ چھوٹے الٰہ ہیں، چھوٹے خدا ہیں اور ان کا مالک بھی اللہ ہی ہے لیکن خدا کا لفظ بول دیا الٰہ۔ انہوں نے ان چھوٹے الٰہ سے بھی بڑا درجہ دیا ہوا ہے اپنے ان بابوں کو جو مر چکے ہیں قبروں میں پڑے ہوئے ہیں لیکن ان کو الٰہ نہیں کہتے یہ، کہتے ہیں کہ اللہ کے بندے ہی ہیں۔ پیچھے تو اللہ ہی ہے۔ یہ جو بندہ [مخلوق] کہہ کے نا، یہ اسی طریقے سے ہے جس طرح وہ بزرگ کہہ کر اپنے بابوں کو بچاتے ہیں اور امتی نبی کہنے والے کفر کے فتوے کی زد میں آجاتے ہیں۔" [مرزا جہلمی ویڈیو]

تو مرزا جہلمی صاحب کی اپنی اس سٹیٹمنٹ سے بالکل واضح ہے کہ

اولاً تو اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کے لئے بھی خدا کا لفظ بولنا یہ بہت بڑی غلطی یعنی شرک ہے اور پہلے زمانے میں یہ غلطی مشرکین عرب سے ہوئی اور اس دور میں یہ غلطی مرزا جہلمی سے ہوئی۔

دوسری بات خود مرزا جہلمی نے اپنی اس تاویل [مخلوق] کا خود ہی رد کر دیا، چنانچہ کہتا ہے کہ

"لیکن ان کو الٰہ نہیں کہتے یہ، کہتے ہیں کہ اللہ کے بندے ہی ہیں۔ پیچھے تو اللہ ہی ہے۔ یہ جو بندہ [مخلوق] کہہ کے نا، یہ اسی طریقے سے ہے جس طرح وہ بزرگ کہہ کر اپنے بابوں کو بچاتے ہیں اور امتی نبی کہنے والے کفر کے فتوے کی زد میں آجاتے ہیں " [مرزا جہلمی ویڈیو:]

تو مرزا جہلمی صاحب کی اپنی اس سٹیٹمنٹ سے اس کی اپنی تاویل [خالق و مخلوق، ذاتی و عطائی وغیرہ] کی تردید ہو گئی ہے۔ لہذا منی خدا کہہ کر پھر مخلوق یا عطائی یا کسی خاص کو الٹیز کے اعتبار سے منی خدا کہنا ایسا ہی ہے جیسے بقول مرزا کے کہا جاتا ہے کہ

"اللہ کے بندے ہی ہیں۔ پیچھے تو اللہ ہی ہے۔ یہ جو بندہ [یعنی مخلوق کی تاویل ہے]، یہ اسی طریقے سے ہے جس طرح وہ بزرگ کہہ کر اپنے بابوں کو بچاتے ہیں اور امتی نبی کہنے والے کفر کے فتوے کی زد میں آ جاتے ہیں" [مرزا جہلمی ویڈیو]

تو مرزا جہلمی بھی ایسے تاویلات کر کے کفر و شرک کے فتوں کی زد میں آ گیا ہے۔ بلکہ خود اپنے ہی فتوں کی زد میں آ گیا ہے۔ ؎

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زُلف دراز میں لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

نیز جب مقربین الٰہی عز و جل کے خصائص و کمالات کے لئے اہل حق یہ تقسیم کریں کہ مقربین الٰہی ہر گز خدا نہیں ہیں اور ان کے یہ خصائص و کمالات باذن الٰہی یا عطائی ہیں، اور اس تقسیم پر قرآنی آیات بھی شاہد ہیں لیکن اس کے باوجود مرزا جہلمی اور اس کے پیروکار اس تقسیم کو قبول نہ کریں تو پھر آج خود کس منہ سے اس تقسیم کو قبول کر رہے ہیں؟ اور وہ بھی اس [منی خدا کے] عقیدے میں جس کی ایسی کوئی تقسیم قرآن نے بیان نہیں کی بلکہ رد کیا ہے اور الوہیت میں ایسی تقسیم تو سرے سے ہو ہی نہیں سکتی۔ لیکن اس کے باوجود مرزا کی اپنی زبانی خود مرزا علماء یہود و نصاریٰ کے طریقے پر چل کر خواہ مخواہ ضد وہٹ دھرمی پر اترا ہوا ہے۔ اور ایک کھلے شرک کو ایمان ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ معاذ اللہ۔

مرزا جہلمی نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں

الوہیت میں ذاتی و عطائی، خالق و مخلوق کی تقسیم ہے ہی نہیں۔ قارئین کرام! ایک ادنیٰ ساطالب علم بھی یہ سمجھ بوجھ رکھتا ہے کہ ذاتی و عطائی، خالق و مخلوق جیسی تاویلات یہاں عقیدہ الوہیت کے باب میں ہر گز قابل قبول نہیں، کیونکہ الوہیت مستقل ہے اور عطائی چیز مستقل نہیں ہو سکتی۔ عقیدہ الوہیت میں ذاتی، عطائی، مخلوق جیسے اعتبارات فرق پیدا نہ کر سکیں گے۔ اور نہ قرآن [وحی الہی] میں اللہ کا اطلاق کسی ماسواء اللہ پر آیا ہے۔

نیز قرآن پاک کی متعدد آیات ہم پہلے درج کر چکے، جس میں یہی ہے کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی الہ [خدا] نہیں۔ مزید کلمہ طیبہ میں اور قرآن پاک میں بھی ہے کہ

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" [پارہ:23 الصفت:35]

تو یہاں نفی مطلق بطریقہ مطلق ہے یعنی اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں، خواہ ذاتی یا عطائی، مستقل یا غیر مستقل، ازلی، حادث، خواہ وہ ذی روح ہو یا جماد ہو، نہ کوئی منی خدا، نہ کوئی مخلوق خدا، نہ کوئی کسی خاص کوالٹی کے اعتبار سے منی خدا۔ بس اللہ ہے تو صرف اللہ عزوجل ہی ہے، اللہ عزوجل کے علاوہ کسی قسم، کسی تقسیم، کسی کوالٹی، یا کسی بھی طرح کسی کو خدا کہنا یہ کھلا شرک ہے اور قرآنی آیات کے صریح خلاف۔

اُلوہیت ایک ایسی چیز ہے کہ پورا قرآن دیکھ لیجیے، تمام احادیث کے ذخیروں کا مطالعہ کر لیں لیکن آپ کو کوئی آیت یا کوئی حدیث ایسی نہ ملے گی جس میں اُلوہیت کو کسی بھی معنی میں کسی غیر خدا کے لیے ثابت کیا گیا ہو بلکہ ہر جگہ الوہیت کی ہر غیر خدا کی ذات سے نفی اور صرف خدا کی ذات کے لئے اثبات ملے گا۔ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی الہ [خدا] نہیں۔

لہٰذا جب اس باب میں نفی مطلق بطریقہ مطلق ہے تو پھر کسی قسم کی تقسیم ہو ہی

نہیں سکتی، اور مخلوق یا عطائی جیسی اقسام یہاں پیش کرنا قرآن کو نہ سمجھنا اور بدترین جہالت کا مظاہرہ ہے۔ مرزا دعوے تو بڑے بڑے کرتا ہے لیکن حالت اس کی یہ ہے کہ عقیدہ توحید تک اس کو سمجھ نہیں آیا۔

مرزا جہلمی کی تاویل نمبر (2) کا رد

اللہ کی کوالٹیز کے اعتبار سے منی خدا

مرزا جہلمی نے اپنے شرکیہ عقیدے [منی خدا] پر دوسری تاویل یہ کی ہے کہ

"جو کوالٹیز [Qualities] اللہ کی ہیں ان میں سے کئی کوالٹیز اللہ اپنی مخلوق کو دے گا مثلاً ہمیشہ کی زندگی یہ کس کی کوالٹی ہے؟ اللہ [کی] پر جنت میں ہماری زندگی کیا ہو گی؟ ہمیشہ۔ کن فیکون یہ کس کی کوالٹی ہے؟ [اللہ کی] اور جنت میں ہم جو خواہش کریں گے وہ ہمارے سامنے ہو گی"....

"جب کوئی کہتا ہے خالق اور مخلوق کا فرق تو پھر گوڈ [GOD] الہ کے معنی میں نہیں لے رہا بلکہ کوالٹیز کے معنوں میں لے رہا ہے" [مرزا جہلمی کے یہ حوالے مکمل پہلے درج ہو چکے ہیں]۔

مرزا جہلمی کی تاویل کا رد

ہم پہلے تفصیلاً عرض کر چکے کہ وحی الٰہی میں اللہ عزوجل کے علاوہ ہر طرح کے خدا [الٰہ] کی نفی ہے اور یہ نفی مطلق بطریقہ مطلق ہے، اس لیے اللہ عزوجل نے اپنے مقرب بندوں بالخصوص اپنے حبیب کو اپنی بے شمار کوالٹیز دی ہیں لیکن کسی ایک مقام پر بھی ان کوالٹیز کی بنا پر انہیں یا کسی بھی مقرب ہستی کو منی خدا نہیں کہا گیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہوا:

''وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَةً تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا''

اور سلیمان کے لئے تیز ہوا مسخّر کر دی کہ اس کے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی۔(پ۱۷،الانبیاء۸۱،۸۲)

ہوا تو اللہ عزوجل کے حکم سے چلتی ہے لیکن یہ کوالٹی اللہ عزوجل نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو عطا کی، ان کے حکم سے ہوا چلتی لیکن اللہ عزوجل نے کہیں نہیں فرمایا کہ ان کو الٹیز کی بنا پر حضرت سلیمان منی خدا ہیں۔[معاذ اللہ]۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

''اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ''

بیشک میں (عیسیٰ علیہ السلام) تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی سی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور میں اندھوں اور کوڑھیوں کو شفاء دیتا ہوں اور مردوں کو زندہ کرتا ہوں اللہ کے اذن سے۔(پ۳آل عمران۴۹)

اندھوں اور کوڑھیوں کو شفا دینا یہ ان کی تکلیف دور کرنا ہے کہ نہیں؟ یقیناً یہ تکلیف دور کرنا ہے اور مرزا جہلمی صاحب خود کہتے ہیں کہ

''اور ظاہر ہے یہ تکلیف دور کرنا یہ اللہ کی کوالٹی ہے یہ اس کے ساتھ خاص ہے'' [ویڈیو لنک:7منٹ34سیکنڈ]

https://www.youtube.com/watch?v=lw6XwIrH1qs

جب یہ کوالٹی اللہ عزوجل کی ہے تو قرآن کے مطابق باذن الٰہی حضرت عیسی علیہ السلام کو یہ کوالٹی دی گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود قرآن نے کہیں بھی نہیں فرمایا کہ ان کوالیٹیز کی بنا پر حضرت عیسی علیہ السلام منی خدا ہیں، بلکہ ایسی کوالٹیز کو دیکھ کر جنہوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا شریک ٹھہرایا، اس کی تردید خود قرآن نے کی ہے۔

اسی طرح کائنات میں اللہ تبارک و تعالی نے سب سے زیادہ اپنی کوالٹیز، اپنے انعامات و اکرامات اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے ہیں، "اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ" تو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح کے انعامات و اکرامات، خصائص و کمالات کی کثرت عطا فرمائی۔ جس میں یقینا کسی ادنی سے ادنی مسلمان کو بھی اختلاف نہیں ہو سکتا لیکن ان بے شمار کوالٹیز کے باوجود اللہ عزوجل نے اپنے حبیب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو منی خدا نہیں کہا، نہ وحی الٰہی میں کہیں ایسی بات ملتی ہے کہ ہم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بے شمار کوالٹیز عطا فرمائی ہیں لہذا ان کوالٹیز کی بنیاد پر ہم نے انہیں منی خدا بنا دیا ہے۔ معاذ اللہ۔ لہذا مرزا جہلمی کی یہ تاویل بے بنیاد اور وحی الٰہی کے فیصلوں کے خلاف ہے کہ کوالٹیز کے اعتبار سے کسی کو منی خدا کہا جائے۔

مرزا جہلمی کی تاویل نمبر (3) کا رد

مرزا جہلمی نے ایک اور تاویل یہ کی کہ

"جب کوئی کہتا ہے خالق اور مخلوق کا فرق تو پھر گوڈ [GOD] اللہ کے معنی میں نہیں لے رہا بلکہ کوالیٹیز کے معنوں میں لے رہا ہے" [مرزا جہلمی]

مرزا جہلمی کی تاویل کا رد

جب ایک لفظ ہر اعتبار سے ذات باری تعالی کے لیے خاص اور عام مستعمل ہے تو

ایسا لفظ کسی دوسرے کے لئے استعمال کر کے کہنا، فلاں معنی مراد ہے، یہ غلام احمد پرویز کا طریقہ کار ہے۔ غلام احمد پرویز گمراہ و بے دین شخص نے اپنے خود ساختہ مطلب گڑھ رکھے تھے، قرآن کے الفاظ کے خود ساختہ معنی بیان کرتا اور اپنی الگ لغت بنا رکھی تھی جیسا کہ خود مرزا جہلمی کہتا ہے کہ

"یہی کیا غلام احمد پرویز نے۔ اس نے قرآن میں چونکہ اللہ کے نبیوں کے معجزات نہیں مانتا وہ لہذا وہ کہتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے عصا پھینکا تھا نہ وہ دلائل رکھے تھے۔ وہ اژدھا فیزیکل نہیں تھا وہ دلائل کا اژدھا تھا۔۔ اسی لیے اسے لغت القرآن بھی علیحدہ لکھنی پڑی۔ کیونکہ پھر ڈکشنری بھی چینج کرنی پڑی اس کو، تو یہ سارا تماشہ کرنا پڑا"

[ویڈیو لنک: 27 منٹ سے]

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa

https://www.youtube.com/watch?v=a5l6U8UCNTc&t=126s

تو غلام احمد پرویز کی طرح مرزا جہلمی نے بھی عجیب تماشہ بنا رکھا ہے اور اس کی طرح خواہ مخواہ اپنے معنی و مطالب گھڑ رہا ہے، جن کا ثبوت نہ وحی کے فیصلوں میں ہے، نہ کتب احادیث میں ہے اور نہ عرف عام میں مستعمل ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم مرزا جہلمی اور اس کے فالورز مرزائیوں سے دریافت کرتے ہیں آپ نے جو یہ کہا کہ

"جب کوئی کہتا ہے خالق اور مخلوق کا فرق.... الخ"

تو مرزا جہلمی کے اس جملے میں لفظ "کوئی" سے کون مراد ہے؟ مرزا جہلمی کو چاہے کہ عوام الناس کو بتائے کہ یہ کوئی آج تک مرزا جہلمی کے علاوہ کوئی ہوا ہی نہیں۔

باقی نہ قرآن میں ایسا کوئی تصور ہے جس میں ایسی کوئی مراد ہو، نہ کسی حدیث

میں ایسا کوئی فرمان ہے جس میں ایسی کوئی مراد ہو اور نہ 1400 سال میں کوئی ایسا مسلمان گزرا ہے جس نے ایسی کوئی تقسیم یا ایسا کوئی تصور پیش کیا ہو۔ بلکہ مرزا جہلمی کی کوٹھی میں اس کے سامنے رکھی کتابوں میں کسی ایک کتاب میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی تو اب مرزا جہلمی کو اپنے بارے میں یہ اعلان کرنا چاہیے کہ

مرزا کا خدا کوئی اور ہے　　　　اور کتابوں کا خدا کوئی اور

ہاں ان کتابوں میں جس خدا کا ذکر ہے وہ وحدہ لاشریک ہے لیکن مرزا جہلمی کے ہاں "منی خدا" کا عقیدہ ہے جو ان کتابوں نے بیان نہیں کیا بلکہ مشرکین نے بیان کیا ہے۔

پھر مرزا جہلمی کی اس تاویل پر ہم کہتے ہیں کہ وحی کے فیصلوں میں کہیں ایک بھی ایسی وحی نہیں جس میں مخلوق کے لیے الٰہ کا لفظ کسی دوسرے معنی یا تقسیم سے غیر خدا کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

لہذا اس کی یہ تاویل ہی باطل و مردود ہے۔ جب نفی مطلق بطریقہ مطلق ہے تو ایسی تمام تاویلات ہی من گھڑت، باطل و مردود ہیں۔ لہذا جب خدا [الٰہ] کا لفظ استعمال ہو گا تو الٰہ ہی کے معنی میں ہو گا کیونکہ لفظ "خدا" اور "اللہ" الفاظِ مترادفہ ہیں۔ خدا مثل "اللہ" ذات باری تعالی کا خاص نام ہے۔ چنانچہ لفظ خدا بولنے سے مراد "اللہ" ہی لیا جاتا ہے۔

مرزا جہلمی خود کہتا ہے کہ

"جو کسی زبان میں مستعمل معنی ہو۔ استعمال شدہ معنی اسی معنی میں اسے لینا چاہیے" [ویڈیو: 26 منٹ 16 سیکنڈ]

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa

https://www.youtube.com/watch?v=a5l6U8UCNTc&t=126s

اور ہر خاص وعام جانتا اور مانتا ہے کہ اللہ عزوجل ہی پر لفظ "خدا" کا اطلاق ہوتا ہے اور سلف سے لیکر خلف تک ہر زمانے میں مسلمانوں کا بچہ بچہ اس کا اطلاق اللہ عزوجل پر کرتا ہے، ہمارے عرف، ہماری زبان، ہماری دینی کتب بلکہ قرآن کے تراجم تک میں یہ لفظ "خدا" اللہ عزوجل ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

خود مرزا جہلمی کے ممدوح مودودی صاحب نے قرآن پاک میں جگہ جگہ اللہ یا الہ کا ترجمہ لفظ "خدا" سے کیا ہے تو اردو زبان میں لفظ "خدا" سے مراد "اللہ" ہی لیا جاتا ہے۔ بلکہ خود مرزا جہلمی صاحب کہتے ہیں کہ

"خدا کا لفظ فارسی زبان میں نگہبان کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے .... لیکن Sir ایپ سلیٹلی اگر فارسی زبان میں کوئی "خدا" بولتا ہے تو کسی فارسی بان کو یہ وہم بھی نہیں آتا کہ اس سے مراد کوئی ملاح لے رہا ہے یا کوئی اور لے رہا ہے یا اردو زبان میں اگر کوئی "خدا" کا لفظ بولتا ہے قطعاً کسی کے دماغ میں یہ بات نہیں آتی۔ ویسے مولانا مودودی نے بڑا زبردست ترجمہ کیا انہوں نے الہ کا ترجمہ خدا کیا ہے۔ لا الہ الا اللہ کا ترجمہ مودودی صاحب نے کیا ہے اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں۔ معبود نہیں۔ بڑا پیارا ترجمہ ہے" [وڈیو:3منٹ 18 سیکنڈ]

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa
https://www.youtube.com/watch?v=a5l6U8UCNTc&t=126s

اسی طرح مرزا جہلمی خود کہتا ہے کہ

"آج اسٹیبلشڈ اردو میں اگر کوئی "خدا" بولتا ہے تو کیا بت کسی کے ذہن میں آیا ہے؟ ہم تو بچپن سے سنتے آرہے ہیں وہی خدا ہے وہی خدا ہے۔۔۔ اسی طریقے سے ہم بچپن سے ہمیں جب خدا کا تعارف کروایا

جاتا ہے GOD کا، اللہ کہہ کے" [وڈیو:28منٹ40سیکنڈ]

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa
https://www.youtube.com/watch?v=a5l6U8UCNTc&t=126s

توان سب بیانات سے بالکل واضح ہے کہ "خدا" کا لفظ نہ صرف ہمارے عرف میں، ہماری زبان میں بلکہ خاص وعام ہر شخص کے نزدیک اللہ عزوجل کے لیے بولا جاتا ہے، اللہ عزوجل ہی کے لئے مستعمل ہے، اللہ عزوجل ہی کے لیے خاص ہے، حتی کہ قرآن کے تراجم میں بھی اللہ عزوجل کے لیے "خدا" کا لفظ عام استعمال ہوا ہے، خود مرزا جہلمی کے نزدیک بھی یہ لفظ "خدا" اللہ عزوجل کے لئے عام زبان میں اس قدر مستعمل ہے کہ ہر خاص وعام بچپن ہی سے سنتے سمجھتے آرہے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالی کا تعارف اس لفظ "خدا" سے کروایا جاتا ہے۔لہذا یہ لفظ "خدا" کسی غیر خدا کے لیے استعمال کرنا ہرگز درست نہیں بلکہ اس کا اطلاق غیر ذات خدائے بر تر و قدوس پر کفر ہے۔

لہذا مرزا جہلمی کا یہ کہنا کہ "جب کوئی کہتا ہے خالق اور مخلوق کا فرق تو پھر گوڈ [GOD] اللہ کے معنی میں نہیں لے۔۔ الخ" یہ بات، یہ تاویل نہ صرف وحی کے فیصلوں کے خلاف ہے بلکہ ان سب حقائق وبیانات کے بھی منافی ہے۔

نیز لفظ GOD بھی صرف اللہ عزوجل ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسا کہ خود مرزا جہلمی نے بھی یہ کہا ہے کہ

"تو لفظ خدا آپ USE کرسکتے ہیں۔ سر آپ مجھے بتائیں، ایک کافر سے جب آپ بات کریں گے اور وہ انگلش سپیکنگ ہیں، اللہ کا تعارف کرواتے وقت ایک دفعہ تو آپ کو یہ بات بتانی پڑے گی نا، ہم اللہ کس کو کہتے ہیں تو کیا اس کو کہیں گے؟ [عوام نے جواب دیا] GOD [تو مرزا نے

سر ہلاتے ہوئے کہا]ہاں" [ویڈیو:9منٹ 29سیکنڈ سے]

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa

https://www.youtube.com/watch?v=a5l6U8UCNTc&t=126s

اسی طرح مرزا جہلمی نے خود کہا ہے کہ

"جو کیپٹل G کے ساتھ GOD لکھا جاتا ہے وہ ایک ہی ہے۔ نہ اس کی فی میل ہوتی ہے نہ اس کی جمع ہوتا ہے۔ یہ ذہن میں رکھیے گا"

[ویڈیو:2منٹ 20سیکنڈ سے]

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa

https://www.youtube.com/watch?v=a5l6U8UCNTc&t=126s

قارئین خود مرزا نے نہ صرف یہ بتایا کہ کیپٹل G کے ساتھ GOD سے مراد "اللہ" ہی ہوتا ہے بلکہ مرزا جہلمی نے آخر میں یہ بھی کہا کہ ذہن میں رکھیے گا، لیکن لگتا ہے کہ خود مرزا کے اپنے ذہن میں یہ محفوظ نہ رہا، اور یہی لفظ اس نے غیر خدا کے لیے استعمال کر دئے۔ بلکہ اپنے چینل سے بھی مرزا نے جو ویڈیو اپلوڈ کی اس کے ٹائٹل پیج پر بھی Mini GOD یعنی کیپٹل G کے ساتھ GOD لکھا ہے۔ جس سے بالکل ظاہر ہے کہ GOD یہاں اللہ ہی کے معنی میں ہے۔ نیچے درج لنک میں آپ مرزا جہلمی کے چینل سے اپلوڈ ویڈیو میں یہ ٹائٹل چیک کر سکتے ہیں۔

https://www.youtube.com/watch?v=g2a76JmIZos

لہٰذا اب یہ کہنا کہ یہاں "جب کوئی کہتا ہے خالق اور مخلوق کا فرق تو پھر گوڈ [GOD] اللہ کے معنی میں نہیں لے رہا" مرزا جہلمی کی ایسی تمام تاویلات باطل و مردود ہیں۔

مرزا جہلمی کی تاویل نمبر (4) کا رد

مرزا جہلمی نے اپنے شرکیہ عقیدے کے دفاع میں ایک تاویل یہ بھی کی ہے کہ

"اس طرح کہیں الفاظ ہیں، رَءُوف، رحیم، ہم نبی علیہ الصلوۃ

والسلام کو نہیں کہتے، ''بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ''لیکن ہم کہتے ہیں کہ اللہ کے لئے The رءوف، The رحیم، الرَءُوف، الرَّحِیْم، لیکن لفظ تو وہی ہیں نا؟''[مرزاویڈیو]

مرزا جہلمی کی تاویل کارد

قارئین کرام! مرزا جہلمی نے خلط مبحث سے کام لیا ہے کیونکہ گفتگو اس میں ہے ہی نہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنی فلاں کوالٹی اپنے فلاں مقرب بندے کو دی ہے، یا اللہ عزوجل بھی رَءُوْف و رَّحِیْم ہے اور اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی رَءُوف ورَّحِیْم بنایا ہے۔ گفتگو تو صرف اس بات میں ہے کہ مرزا جہلمی نے ایسی کوالٹیز کی بنا "منی خدا" کا عقیدہ اختیار کیا ہے۔ تو جس طرح بقول مرزا جہلمی ''مشرکین عرب سے یہ غلطی ہوئی کہ انہوں نے کہا کہ یہ چھوٹے الہ ہیں، چھوٹے خدا ہیں اور ان کا مالک بھی اللہ ہی ہے لیکن خدا کا لفظ بول دیا الہ۔'[مرزا جہلمی ویڈیو:]تو اسی طرح مرزا جہلمی صاحب سے بھی یہ بدترین غلطی ہوئی ہے کہ ایسی کوالٹیز کی وجہ سے انہیں "منی خدا" کہہ دیا ہے، ان پر خدا کا لفظ بول دیا۔ جبکہ ہم کہتے ہیں حیات یا کن فیکون یا اس کے علاوہ جتنی بھی کوالٹیز ہیں جن کا ذکر قرآن وسنت میں ملتا ہے وہ کوالٹیز خواہ انہیں دنیاوی زندگی میں ملیں یا جنت میں ملیں ان سب کوالٹیز کے باوجود کسی بھی مخلوق کو"منی خدا" ہر گز ہر گز نہیں کہہ سکتے۔ نہ دنیا میں اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی الہ [خدا] ہے اور نہ آخرت میں اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی الہ [خدا] ہو گا۔ وہ ''لَا شَرِيْكَ لَهٗ'' ہے۔

نیز اللہ عزوجل کے لیے جو صفات ہیں ان میں اور مخلوق کی صفات میں کسی قسم کی برابری ہے ہی نہیں، بلکہ لامحدود فرق ہیں۔ مرزا جہلمی نے بھی اپنے لیکچر میں خود

یہ فرق بیان کیا ہے کہ اللہ عزوجل The/روف، The رحیم، الرَّءُوف، الرَّحیم ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رءوف، رحیم ہیں [مفہوم] اور وارثین نبی علماء دین کی کتب میں اللہ عزوجل اور مخلوق کی ایسی صفات میں جو فرق ہیں ان پر بے شمار کتب اور فتاوی جات میں گفتگو موجود ہے۔ لیکن کسی ایک عالم دین نے یہ نہیں کہا کہ ان کوالٹیز کی بنا پر یہ منی خدا ہیں۔ معاذ اللہ۔

ہاں ایسا شرکیہ عقیدہ بیان کیا ہے تو مشرکین نے کیا ہے اور اب جہلم کے چھوٹے مرزا نے پیش کیا ہے، وحی کے فیصلوں میں ایسے شرکیہ عقیدہ کی کھلی تردید ہے۔

مرزا جہلمی کی تاویل نمبر (5) کا رد

مرزا جہلمی نے اپنے شرکیہ عقیدے کے دفاع میں ایک تاویل یہ بھی کی ہے کہ

> "قرآن میں سورۃ یوسف کے اندر جب وہ دو قیدی آکر حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنی اپنی خوابیں سناتے ہیں تو وہ ایک قیدی سے کیا کہتے ہیں کہ تم میں سے ایک شخص اپنے رب کو شراب پلائے گا۔ ہاں جی تو یہ لفظ چینج کر دیتے تو بہتر نہیں تھا۔ عام آدمی میں مسلمانوں میں کون کسی بادشاہ کو رب کہتا ہے آپ ایجوکیٹ کریں گے نا اسے؟ عام مسلمان سے پوچھیں رب کون ہے؟ یعنی وہ کہیں گے کہ یہ عارف علوی رب ہے ہمارا؟ نہیں مانیں گے نا۔ ہاں۔ اس لیے اس کو ٹھنڈے دل سے ذرا سوچیں۔ اس میں ہے کہ ایک اپنے رب کو شراب پلائے گا، رب پالنے والا، آقا یہ کامن ورڈ ہے اللہ اور مخلوق کے درمیان"۔

مرزا جہلمی کی تاویل کا رد

اولاً تو الزامی طور پر ہم کہتے ہیں کہ اس تاویل کے آخر میں خود مرزا کہتا ہے کہ

"رب پالنے والا، آقا یہ کامن ورڈ ہے اللہ اور مخلوق کے درمیان"

تو مرزا جہلمی کے مطابق "رب" Common word [کامن ورڈ] ہے یعنی اللہ عزوجل کے لیے بھی قرآن میں استعمال ہوا ہے اور مخلوق کے لیے بھی، لیکن جناب مرزا صاحب لفظ "خدا" [الٰہ] تو Common word نہیں ہے بلکہ صرف اللہ عزوجل کے لیے خاص ہے۔ اور آپ نے Common word کو مخلوق کے لیے استعمال نہیں کیا بلکہ خاص لفظ "خدا" استعمال کیا ہے۔ تو مرزا جہلمی کی کتنی بڑی جہالت ہے کہ لفظ خاص استعمال کر کے اس کے ثبوت پر دلیل Common word سے دی جائے۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود سے کہا تھا کہ

''اِذْ قَالَ اِبْرٰهِمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ قَالَ اِبْرٰهِمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ''

جب کہ ابراہیم نے کہا کہ میرا رب وہ ہے کہ جلاتا اور مارتا ہے بولا، میں جلاتا اور مارتا ہوں۔ ابراہیم نے فرمایا، تو اللہ سورج کو لاتا ہے پورب (مشرق) سے تو اس کو پچھم (مغرب) سے لے آ تو ہوش اڑ گئے کافر کے، اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو" [پارہ 3 البقرۃ:258]

تو جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کے دعوے پر اعتراض کیا لیکن نمرود اس اعتراض کو نہ سمجھ سکا اور جواب میں غیر متعلقہ بات کہہ دی۔

اسی طرح مرزا جہلمی بھی ہمارے اعتراض کو سمجھ ہی نہیں سکا اور اس نے بھی غیر متعلقہ دلیل پیش کر دی، جس کا اس کے دعوے سے کچھ تعلق نہیں، جس طرح نمرود کا دعوی خدا ہونے کا تھا لیکن چونکہ وہ جھوٹا تھا اپنے دعوے کو ثابت نہ کر سکا اسی طرح مرزا جہلمی کا جھوٹا دعوی اور عقیدہ منی خدا کا ہے، اور یہ بھی اپنا یہ شرکیہ عقیدہ قیامت تک ثابت نہیں کر سکے گا۔

تیسری بات یہ ہے کہ خود مرزا جہلمی نے یہ کہا ہے کہ

"اگر کوئی رسول کا لفظ استعمال کر کے لغوی تاویل کرے تو یہ قابل قبول نہیں "

تو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ

خاص خدا کا لفظ استعمال کر کے رب کا مجازی معنی مراد لینا ہر گز قابل قبول نہیں کیونکہ خدا ایک خاص لفظ ہے جو صرف اللہ عزوجل ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے لہذا خاص لفظ استعمال کر کے کسی اور لفظ سے مجازی معنی پیش کرنا ہر گز قابل قبول نہیں اور یہ تاویل باطل و مردود ہے۔

کسی بادشاہ و صدر کو "رب" کہنا خود مرزا کے اصول سے درست نہیں

مرزا نے ایک اشکال یہ کیا کہ کیا صدر علوی کو رب کہہ سکتے ہیں ؟

تو مرزا جہلمی کے اس اشکال کا جواب ہم مرزا ہی کی زبانی عرض کرتے ہیں۔

مرزا منگول کہتا ہے کہ

"اگر میں آپ سے کہوں subcontinent [برصغیر] میں بیٹھے ہوئے، میں نے شوربے سے روٹی کھائی تو آپ اس سے یہ سمجھیں گے کہ چکن کا شوربہ تھا یا چھوٹے گوشت کا شوربہ تھا یا آلو مٹر کا شوربہ تھا۔ یہی

سمجھیں گے نا۔ لیکن اس کے linguistic[لسانی] میں معنی لغت میں پتہ ہے کیا؟ شور کہتے ہیں نمک کو یا کہتے ہیں پانی کو۔ نمک والا پانی۔ آج کی Dateمیں شوربے کا ترجمہ نمک والا پانی کرنا ظلم ہی کرنا ہے نا۔ linguistic میں بالکل، ڈکشنری میں ٹھیک ہو گا لیکن Establish linguistic میں غلط ہو جائے گا۔ [ویڈیو لنک:27منٹ سے]

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa

https://www.youtube.com/watch?v=a5l6U8UCNTc&t=126s

تو مرزا جہلمی کے بیان کردہ اس اصول کے مطابق عرض ہے کہ

قرآن نے مجازی معنی میں [اضافت کے ساتھ] رب کا لفظ مخلوق کے لیے دیگر معنوں میں بیان کیا لیکن subcontinent [برصغیر] میں بیٹھے ہوئے کوئی کسی کو رب کہے گا تو کوئی اس سے مجازی و لغوی معنی مراد نہیں لے گا، قرآن میں ٹھیک ہو گا لیکن Establish linguistic میں غلط ہو جائے گا۔

الحمد للہ عزوجل مرزا جہلمی کی زبانی ہی اس کا جواب ہو گیا۔ ویسے مرزا جی یہ بتائیں کہ فی زمانہ ہمارے معاشرے میں کسی بادشاہ و حکمران کو رب کہنا درست ہے؟ اگر درست مانتا ہے تو مرزا کا مذکورہ سوال کرنا ہی باطل ٹھہرا اور اگر غلط مانتا ہے تو تب بھی مرزا جہلمی کا منی خدا کے ثبوت پر اس کو دلیل بنانا باطل و مردود ٹھہرا۔

مرزا جہلمی کی تاویل نمبر (6) کا رد

مرزا جہلمی نے اپنے شرکیہ عقیدے کے دفاع میں قرآن کی درج ذیل دو آیات سے استدلال کیا کہ

''لَوْ كَانَ فِيهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا''

اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو ضرور وہ تباہ

ہو جاتے۔ [پارہ17 الانبیاء:22]

''قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ''

تم فرماؤ بفرضِ مُحال رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا۔ (پارہ25: الزخرف 81)

مرزا جہلمی کا اپنے شرکیہ عقیدہ منی خدا پر ان آیات سے استدلال کرنا اس کی بدترین جہالت ہے۔ کیونکہ یہاں محال و ناممکن کو فرض [بالفرض والا فرض] کیا گیا ہے، یہ تعلیق بِالمُحال ہے جبکہ مرزا جہلمی نے منی خدا کو محال و ناممکن نہیں کہا بلکہ اُس کا ممکن اور وقوع مانا ہے۔ تو ممکن اور واقع چیز کو محال و ناممکن چیز پر قیاس کرنا نہ صرف بدترین جہالت ہے بلکہ شیطانی قیاس ہے۔

مرزا جہلمی کے عقیدے سے اس کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں، بلکہ خواہ مخواہ عوام الناس کو دھوکا دینے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ حالانکہ اس کو چاہیے کہ اپنے اس شرکیہ عقیدے سے توبہ و رجوع کرے اور [بزبانِ مرزا] علماء یہود و نصاریٰ کی طرح خواہ مخواہ کی ضد وہٹ دھرمی نہ دکھائے۔

مرزا جہلمی کی تاویل نمبر (7) کا رد

مرزا جہلمی نے اپنے شرکیہ عقیدے کے دفاع میں ایک مولوی صاحب [غالباً یہ دیوبندی مفتی سعید ہے] کی ویڈیو اپلوڈ کی جس میں مولوی صاحب نے کہا کہ جنت میں ہر ایک جنتی کی اپنی چھوٹی چھوٹی خدائی ہوگی۔

تو اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ خود مرزا جہلمی نے لکھا ہے کہ

''کسی شخص کی وہی بات مانیں جو وحی کے مطابق ہو کیونکہ ہماری دنیا و آخرت میں کامیابی اسی پر منحصر ہے۔ وحی کو چھوڑ کر صرف ہلاکت ہی

ہلاکت ہے'' [اندھادھند پیروی کا انجام: ص ۱]

تو اب مرزا جہلمی بتائے کہ کیا مولوی سعید کی بات وحی کے مطابق ہے اگر مطابق نہیں تو پھر اس کی بات کو کون مانے گا۔ پھر ہم مرزا جہلمی سے کہتے ہیں کہ مذکورہ دیوبندی مولوی کا قول تمہارے نزدیک درست ہے یا باطل؟ اگر باطل ہے تو باطل کو دلیل بنانا ہی باطل ہے، اور اگر حق سمجھتا ہے تو مرزا ایک اور مصیبت میں پھنس جائے گا۔

MINI GODکا معنیٰ Google سے

مرزا اکثر اپنے لیکچرز میں Google استعمال کرنے کا کہتا ہے، بلکہ گوگل کو مرزا "گوگل حفظہ اللہ" بھی کہتا ہے، تو آیئے مرزا کے فرمان کے مطابق گوگل سے پوچھ لیتے ہیں کہ منی گوڈ کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟

قارئین کرام آپ گوگل میں جاکر

Translate english to arabic

اور پھر آپ انگلش میں MINI GOD لکھیں اور عربی زبان میں اس کو Translate کریں۔ تو مرزا جی کا "گوگل شریف "اس کا مطلب بتاتا ہے،

"إله صغير" [Iilah Saghir]

تو مرزا جی آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ آپ کا گوگل حفظہ اللہ میں خود آپ کا انگریز MINI GOD کا معنیٰ **"الہ صغیر" یعنی چھوٹا الہ** " بتارہا ہے۔ تو مرزا جی اب ہم آپ کو یہ نہیں کہتے کہ شرم وحیا کرو بلکہ پھر آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس کفریہ وشرکیہ عقیدے سے توبہ کرو۔ مرزا نے خود اپنے ریسرچ پیپر میں لکھا ہے کہ

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ: "ان [یہودی اور عیسائی] لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے درویش لوگوں اور علماء

کو اپنا رب بنالیا ہے۔[وحی کو چھوڑ کر اپنے بزرگوں کی مانتے ہیں]

تو اب یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح ضد و ہٹ دھرمی سے باز آ جاؤ، اور قرآن [وحی] کے مقابلے میں کھڑے مت ہو اور مرزا کے تمام فالورز سے کہتے ہیں کہ تم یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح مرزا کو نہ مانو۔ اس کی اندھا دھند پیروی نہ کرو، جب بابے شے ہی کوئی نہیں تو مرزا بھی معاذ اللہ کوئی نبی نہیں بلکہ یہ بھی تمہارا بابا ہے، تو مرزا بابا بھی شے ہی کوئی نہیں۔ اس لئے مرزا سے توبہ کرواؤ اور خود بھی اس شرکیہ عقیدے [منی خدا] سے توبہ کرو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ اور تمام فتنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین یارب العلمین۔

مرزا کی توبہ کے علاوہ ہر جواب شیطانیت

قارئین کرام! آخر میں چھوٹے مرزا کی خدمت میں اس کی اپنی فیصلہ کن بات پیش کرتا ہوں۔ مرزا کہتا ہے کہ

"اپنی غلطی پر ندامت کا اظہار کرنا یہ آدمیت ہے۔ اور اپنی غلطی کی جھوٹی جسٹی فیکیشن پیش کرنا، دلیل دینا یہ شیطانیت ہے"

اس لنک کو 1 منٹ 19/ سیکنڈ سے سُنیں

https://www.youtube.com/watch?v=hk88YgWR3C8

تو اگر تو مرزا اپنی ان غلطیوں پر اظہار ندامت کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تب تو کوئی بات بن سکتی ہے لیکن توبہ کے علاوہ مرزا جہلمی اپنی ان باتوں کی کوئی بھی جھوٹی جسٹی فیکیشن پیش کرے، کوئی یوٹرن لے، کوئی دلیل دے یا مرزا کوئی بھی تاویل کرے گا تو خود مرزا کے اپنے فتوے کے مطابق یہ اسکی آدمیت نہیں بلکہ شیطانیت ہے۔ وما علینا الا البلاغ

مرزا جہلمی کے اس شرکیہ عقیدے کے رد پر چند اہم ویڈیو

https://www.youtube.com/watch?v=HocNYd53vPw&t=167s

https://www.youtube.com/watch?v=p6g6UnGi2Ho&t=220s

ان کے علاوہ یوٹیوب پر مرزا جہلمی کے باطل نظریات کے رد میں درج ذیل علما کرام کی بے شمار ویڈیوز موجود ہیں۔

- مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی راشد محمود رضوی صاحب حفظہ اللہ
- مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی مشاہد حسین رضوی صاحب حفظہ اللہ

موضوع (2)

کعبۃ اللہ کے بارے میں مرزا کا گستاخانہ عقیدہ

مرزا جہلمی عرف چھوٹا مرزا کہتا ہے کہ

"سال میں دو دفعہ غلاف کعبہ چینج ہوتا ہے اور دونوں دفعہ سعودی حکومت کے جو کارندے ہیں اتنے بڑے بڑے بوٹ پہنے ہوئے ہیں اس کے اوپر چڑھتے ہیں یہ اس کو رسپیکٹ دے رہے ہوتے ہیں؟ جوتیوں سمیت اوپر چڑھے ہوتے ہیں۔ اور بالکل ٹھیک کرتے ہیں جوتیوں سمیت ہی چڑھنا چاہیے تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ یہ ہمارا معبود نہیں ہے اور نہ یہ ہمارے معبود کی کوئی اس حوالے سے نشانی ہے کہ ہم اس کے آگے جھکتے ہیں "[ویڈیو]

قارئین کرام! مرزا جہلمی کی عادت ہے کہ ایک خود ساختہ نقطہ پیش کر کے پھر

اپنے باطل نظریات کی اشاعت کرتا ہے اور اہل اسلام کو شعائر اللہ سے بد ظن کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے کہ مرزا جہلمی نے ایک لفظ "منی خدا" بولا اور پھر اس پر اپنے شرکیہ عقیدے کی عمارت کھڑا کرنے کی کوشش کی ۔لیکن آپ پڑھ چکے ہیں کہ مرزا کی تمام تاویلات باطل ومردود اور قرآن وحدیث کے بالکل خلاف ہیں، اسی طرح اس عبارت میں بھی چھوٹے مرزا نے اپنی کم علمی و جہالت کا بدترین مظاہرہ کیا۔ آیئے اس کا جواب ملاحظہ کیجیے۔

مرزا جہلمی جھوٹ بول کر لعنت کا مستحق ٹھرا

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ مرزا جہلمی نے جو یہ کہا کہ

"جوتیوں سمیت [کعبے کے] اوپر چڑھے ہوتے ہیں"

یہ مرزا جہلمی کا صریح جھوٹ ہے۔ آپ خود بھی یوٹیوب پر سرچ کرکے ویڈیو دیکھ سکتے ہیں کہ غلاف کعبہ تبدیل کرنے والوں نے جوتے نہیں پہنے ہوتے، بلکہ وہ ننگے پاؤں ہوتے ہیں یا چمڑے کے صاف موزے پہنے ہوتے ہیں۔ جوتے [بوٹ] پہن کر کعبے کی چھت پر کوئی بھی نہیں چڑھتا۔ آپ درج ذیل لنک میں بھی دیکھ سکتے ہیں کہ وہ بغیر جوتوں کے کعبہ کی چھت پر چڑھے ہوئے ہیں۔

https://www.youtube.com/watch?si=uo-NrjxdbuDqNZsI&v=OSkHxnCMAtA&feature=youtu.be

لہذا یہ مرزا منگول کا صریح جھوٹ ہے۔ اس سے توبہ کرے ورنہ جھوٹے پر جو لعنت ہے یہ اس کا مستحق ٹھہرے گا۔

مرزا جہلمی کا گستاخانہ عقیدہ قرآن سے ہرگز ثابت نہیں

مرزا جہلمی جھوٹ بول کر اپنا شیطانی اور گستاخانہ نظریہ پیش کرنا چاہتا تھا، اس لیے اس نے ایک ایسی بات کہی جس کا وجود ہی نہیں لیکن اصل مقصد مرزا جہلمی کا کعبۃ اللہ کی توہین پر ابھارنا تھا اس لیے اس نے بے بنیاد بات پیش کر کے کہا کہ

''جوتیوں سمیت اوپر چڑھے ہوتے ہیں۔ اور بالکل ٹھیک کرتے ہیں جوتیوں سمیت ہی چڑھنا چاہیے تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ یہ ہمارا معبود نہیں ہے'' [ویڈیو]

تو یہ ہے مرزا جہلمی کا گستاخانہ نظریہ، جس میں بیت اللہ کی توہین کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ آخر کون سی آیت میں کعبۃ اللہ کے ساتھ ایسا عمل کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ مرزا جہلمی کوئی ایک آیت ایسی پیش کر دو لیکن ایسے گستاخانہ عقیدے پر قیامت تک مرزا جہلمی کوئی ایک آیت بھی پیش نہیں کر سکتا۔

مرزا جہلمی کے گستاخانہ عقیدے کے خلاف قرآن کے فیصلے

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ

''جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ''

''اللہ نے مکان محترم، کعبہ کو لوگوں کے لیے [اجتماعی زندگی کے] قیام کا ذریعہ بنایا'' (پارہ 7، المائدہ آیت 97: تفہیم القرآن جلد 1 ص 505)

کعبہ شریف ہے ہی مکان محترم، خود مرزا جہلمی کے مودودی صاحب نے اس آیت کے ترجمے میں کعبہ کے لیے مکان محترم کا لفظ استعمال کیا ہے۔ آج دن تک کوئی

ایسا صحیح العقیدہ مسلمان پیدا نہیں ہوا جس نے کعبۃ اللہ شریف کے معظم و محترم ہونے کی نفی کی ہو۔

اسی طرح اللہ تبارک وتعالی نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ

"اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ"

بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا رہنما۔

(پارہ4:آل عمران:آیت96)

کعبہ کو اللہ تبارک وتعالی نے قرآن پاک میں اپنا گھر کہا ہے چنانچہ فرمایا کہ

وَّطَھِّرۡ بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ وَالۡقَآئِمِیۡنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ

اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لیے۔[پارہ17،الحج:26]

تو جس مقام کو اللہ عزوجل "بیتی" اپنا گھر کہے، برکت والا کہے، جو مسلمانوں کا قبلہ ہو اس کے بارے میں مرزا جہلمی ایسی بکواسات کرے اور پھر اس کو توحید کا نام دے تو یقیناً یہ شیطانی توحید ہی ہے۔

کعبۃ اللہ کی تعظیم وعظمت، حدیث کی روشنی میں

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَيَقُولُ: "مَا

أَطْيَبَكِ وَأَطْيَبَ رِيحَكِ، مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ.

میں نے رسول اللہ ﷺ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا، اس حال میں کہ آپ ﷺ فرمارہے تھے [اے کعبہ] تو کتنا پاکیزہ ہے اور تیری خوشبو کتنی عمدہ ہے تو کتنا عظیم المرتبت ہے اور تیری حرمت کتنی زیادہ ہے۔ [رواه ابن ماجه و الطبراني، أخرجه البيهقي في "شعب الإيمان" 296/ 5- 6706/ 297]

https://al-hadees.com/silsila-sahih/3472

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف دیکھا اور فرمایا:

"مرحبًا بكِ من بيتٍ، ما أعظمَكِ" تو کتنی عظیم حرمتوں والا ہے۔[سلسلہ احادیث صحیحہ ترقیم البانی: 3420]

تو بے شک کعبۃ اللہ مبارک ہے، پاکیزہ ہے، عظیم المرتبت والا، حرمت والا ہے اور بے شک وشبہ بیت اللہ شریف شعائر اللہ میں سے ہیں جس کی تعظیم وتوقیر کا حکم خود اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے۔

مرزا کے مقابلے میں قرآن کا فیصلہ، شعائر اللہ کی تعظیم کرو

قرآن کا فیصلہ یہ ہے کہ

''ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ''

" بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی

پرہیز گاری سے ہے" (پارہ 17 الحج آیت 32)

مرزا جہلمی کے ممدوح مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ

" ہر وہ چیز جو کسی مسلک یا عقیدے یا طرز فکر یا کسی نظام کی نمائندگی کرتی ہو وہ اس کا شعار کہلائے گی"

[مزید دوسرے صفحے پر لکھتے ہیں کہ]

شعائر اللہ سے مراد وہ تمام علامات یا نشانیاں ہیں جو شرک و کفر اور دہریت کے بالمقابل خالص خدا پرستی کے مسلک کی نمائندگی کرتی ہیں "

[تفہیم القرآن، جلد اول: المائدہ: آیت 2: ص ۴۳۹،۴۳۸]

خود مرزا کے پرانے عقیدے کے مطابق بھی کعبہ شعائر اللہ میں سے ہے

خود مرزا جہلمی کے ایک پرانے لیکچر [قبلے رخ پیشاب کرنا، تھوکنا اور پاؤں کرنا کیسا ہے؟] میں یہی آیت پڑھ کر مرزا جہلمی نے کعبۃ اللہ کو شعائر اللہ میں سے بتایا ہے چنانچہ مرزا جی کہتے ہیں کہ

"یہ بات یاد رکھیں کہ شعائر اللہ یعنی اللہ کی جو نشانیاں ہیں سائنز آف گاڈ جیسا کہ خانہ کعبہ شریف ہے، قبر رسول ہے، صفاء اور مروہ ہیں.... تو شعائر اللہ کی تعظیم جو ہے اس کا حکم قرآن و سنت کے اندر موجود ہے.... تو یہ خانہ کعبہ بھی شعائر اللہ، قبر رسول بھی شعائر اللہ، غار حرا بھی شعائر اللہ، ان کی تعظیم اپنی جگہ ہے۔ الحمد للہ"۔

QIBLAH Rukh PAISHAB karena, THOOKNA aur PAON kerna Kesa hai???

https://www.youtube.com/watch?v=aSMZ1IVWYkM

اسی طرح مرزا اپنے لیکچر میں یہی آیت پڑھ کر کہتا ہے کہ

''وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوب''

جو کوئی تعظیم کرتا ہے اللہ کے شعائر کی تو بے شک یہ دلوں کے تقوے میں سے ہے''

''یعنی پرہیز گار شخص کی یہ نشانی ہے کہ وہ اللہ کے شعائر کی تعظیم کرے''۔[2منٹ30سیکنڈ سے]

QIBLAH Rukh PAISHAB karena, THOOKNA aur PAON kerna Kesa hai???

https://www.youtube.com/watch?v=aSMZ1IVWYkM

تو مرزا جہلمی کا پرانا عقیدہ یہی تھا کہ کعبۃ اللہ شعائر اللہ میں سے ہے اور اس کی تعظیم کرنا پرہیز گار شخص کی نشانی ہے۔

قرآن کے فیصلے سے مرزا کی بغاوت اور مرزا کا جدید گستاخانہ عقیدہ

وحی کا فیصلہ تو یہی ہے کہ کعبۃ اللہ [شعائر اللہ] کی تعظیم کرو، خود مرزا جہلمی بھی پہلے اسی عقیدے کے مطابق کعبۃ اللہ کی تعظیم کا درس دیتا رہا لیکن بعد میں اس پر شیطانیت کا غلبہ ہوا اور اسی شعائر اللہ کی توہین و بے ادبی کرتے ہوئے مرزا جہلمی جوتوں سمیت کعبۃ اللہ پر چڑھنے کی تعلیم دینے لگا، اور مرزا نہ صرف قرآن پاک کے فیصلوں، حدیث کے فیصلوں بلکہ اپنے پرانے لیکچروں کو بھی پس پشت ڈال کر اب کعبۃ اللہ کے بارے میں انتہائی گستاخانہ انداز میں کہتا ہے کہ

"جوتیوں سمیت اوپر چڑھے ہوتے ہیں۔ اور بالکل ٹھیک کرتے ہیں جوتیوں سمیت ہی چڑھنا چاہیے تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ یہ ہمارا معبود نہیں ہے" [وڈیو]

تو معاذ اللہ شعائر اللہ بالخصوص کعبۃ اللہ کے بارے میں ایسی گستاخانہ تعلیم شعائر اللہ کی تعظیم ہے یا کہ توہین و بے ادبی؟ کیا معاذ اللہ شعائر اللہ کے ساتھ ایسے گھٹیا اور گستاخانہ انداز اختیار کریں گے تبھی لوگوں کو پتہ چلے گا کہ یہ ہمارے معبود نہیں؟ معاذاللّٰہ۔ لاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ

حرم کعبہ کی تعظیم ترک کرنے والے تباہ و برباد

حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَيْرٍ مَاعَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا فَاِذَا ضَيَّعُوْا ذَالِكَ هَلَكُوْا"

جب تک یہ امت "حرم کعبہ" کی اس طرح تعظیم کرتی رہے گی جیسی تعظیم کرنے کا حق ہے، تو خیر و برکت سے بہرہ ور رہے گی، جب وہ یہ معمول ترک کردے گی تو تباہ و برباد ہو جائے گی" (ابن ماجہ)

تو اب خود ہی سوچیں کہ مرزا جہلمی خود تو تباہ و برباد ہو رہا ہے لیکن امت مسلمہ کو بھی تباہی و بربادی کی طرف لے جا رہا ہے، اور یہ بربادی ایمان و آخرت کی بربادی ہے۔

شعائر اللہ کی توہین وہتک کرنے والا باغی ودشمن ہے

مرزا جہلمی کے مودودی صاحب اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ

"اگر کوئی شخص کسی نظام کے شعائر میں سے کسی شعار کی توہین کرتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ دراصل اُس نظام کے خلاف دشمنی رکھتا ہے اور اگر وہ توہین کرنے والا خود اسی نظام سے تعلق رکھتا ہو تو اس کا یہ فعل اپنے نظام سے ارتداد اور بغاوت کا ہم معنی ہے"

[تفہیم القرآن، جلد اول: المائدہ: آیت 2: ص ۴۳۸]

اسی طرح ایک اور جگہ مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ

"اگر کوئی شخص جان بوجھ کر شعائر اللہ کی ہتک کرے تو یہ اس بات کا صریح ثبوت ہے کہ اس کا دل خدا کے خوف سے خالی ہو چکا ہے، یا تو وہ خدا کا قائل نہیں ہے، یا ہے تو اس کے مقابلے میں باغیانہ روش اختیار کرنے پر اتر آیا ہے" [تفہیم القرآن، جلد سوم: الحج: آیت 32: ص ۲۲۴]

تو مودودی صاحب کے مطابق بھی مرزا جہلمی باغیانہ روش اختیار کیے ہوئے ہے، اس کا دل خدا کے خوف سے خالی ہے، خدا کا قائل نہیں، اسلامی نظام کا دشمن و باغی ہے۔

کعبہ کی طرف تھوکنے کی سزا اور مرزا جہلمی کے عقیدہ کا رد

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من تفل تجاہ القبلة جاء يوم القيامة وتفلته بين

عینیه"

"جس نے قبلہ کی سمت میں تھوکا، وہ روز قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کی تھوک اس کی آنکھوں کے درمیان ہو گی"

[سلسلہ احادیث صحیحہ/الاداب والاستئذان/حدیث: 2848، سنن ابو داؤد حدیث نمبر-3824، شعیب الأرنؤوط (١٤٣٨ھ)، تخریج صحیح ابن حبان 1639 إسناده صحیح علی شرط البخاری) (المحدث: الألبانی: صحیح)] البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"مَنْ صَلَّى فَبَزَقَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَتْ بَزْقَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وَجْهِهِ"

جس شخص نے نماز پڑھی (اور) قبلے کی طرف تھوکا (تو) قیامت کے دن اس کا تھوک اس کے چہرے پر (لگا ہوا) ہو گا"

[مصنف ابن ابي شيبه 2/ 365 ح7455، وسنده صحيح]

مرزا جہلمی تو کہتا ہے کہ کعبے کے اوپر جوتیوں سمیت ہی چڑھنا چاہیے تا کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ یہ ہمارا معبود نہیں ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے قبلہ [کعبہ] کا یہ ادب واحترام بتایا کہ [تم دنیا بھر میں کہیں بھی ہو] اس کی طرف منہ کر کے ہر گز نہ تھوکنا، ورنہ وہ تھوک بروز قیامت تمہاری آنکھوں کے درمیان ہو گا۔ تو جو بد بخت جوتیوں کے ساتھ کعبہ شریف پر چڑھنے کی تعلیم دے اور اس بے ادبی کو ٹھیک کہے تو یقیناً اس کے سر پر بروز قیامت جوتیاں ہی پڑیں گی۔

پھر توحید الٰہی عزوجل کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کون سمجھ سکتا ہے لیکن

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ نہیں فرمایا کہ کعبے کی طرف منہ کر کے بے شک تھوکو، تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ یہ ہمارا معبود نہیں ہے۔ معاذ اللہ عزوجل۔ ایسی شیطانی توحید تو مرزا جہلمی ہی کی ہو سکتی ہے، دین محمدی میں ایسی گستاخانہ تعلیم ہرگز نہیں۔

کعبہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرو اور مرزا جہلمی کے عقیدہ کا رد

کعبہ شریف کی تعظیم، اس کے ادب واحترام میں یہ سکھایا گیا کہ کوئی مسلمان اس کی طرف نہ ہی منہ کر کے پیشاب وقضائے حاجت کرے اور نہ پیٹھ کر کے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا"

"جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو پاخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ [کعبہ] کی طرف منہ نہ کرو اور نہ پیٹھ۔"

[سنن ترمذی :کتاب الطهارة عن رسول الله: بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ. باب: پیشاب یا پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کی ممانعت۔ حدیث نمبر 8]

https://www.islamicurdubooks.com/hadith/hadith-.php?hadith_number=8&bookid=6&tarqeem=1

اسی روایت کو خود مرزا جہلمی نے اپنے ایک لیکچر میں بیان کیا اور یہ کہا کہ

"اسی حوالے سے ایک حدیث ہے صحیح بخاری و مسلم کی متفق علیہ، بخاری میں 394، مسلم میں 609۔ مشکوۃ میں 734۔ کہ آپ نے

فرمایا کہ جب تم قضاء حاجت کے لیے جاؤ یعنی پیشاب اور پاخانہ کے لئے تو

نہ تو قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھو اور نہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھو۔

یعنی پیٹھ کرنا بھی منع، رخ کرنا بھی منع" [3منٹ 15سیکنڈ]

QIBLAH Rukh PAISHAB karena, THOOKNA aur PAON kerna Kesa hai???

https://www.youtube.com/watch?v=aSMZ1IVWYkM

قارئین کرام مرزا جی کا یہ پرانا عقیدہ تھا لیکن بعد میں انہی احادیث کے خلاف کعبۃ اللہ کے بارے میں ایسا عقیدہ اختیار کیا جو کہ بے ادبی و گستاخی پر مشتمل ہے اور مرزا جی کے اس جدید گستاخانہ عقیدے کے مطابق تو تعلیم یہ ہونی چاہیے تھی کہ پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ [کعبہ] کی طرف منہ لازمی کرنا تا کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ یہ ہمارا معبود نہیں ہے۔ معاذ اللہ عزوجل۔

لیکن قرآن پاک کا فیصلہ یہ ہے کہ شعائر اللہ کی تعظیم کی جائے، ہمارے آخری نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سچی تعلیم یہ ہے کہ کعبۃ اللہ کی تعظیم و توقیر کا لحاظ رکھنا اور اس کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پیشاب و پاخانہ بھی نہ کرنا۔

قابل غور بات یہ ہے کہ حدیث میں یہ نہیں کہا گیا کہ عین کعبۃ اللہ کی حدود کے اندر کعبے کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرنا بلکہ عام حکم ہے کہ دور دراز جہاں بھی ہو اس کی طرف رخ کر کے پیشاب نہ کرنا۔ تو یہ کعبے کا ادب و احترام ہے۔

لیکن مرزا کی توحید، شیطانی توحید ہے جس کے بارے میں خود مرزا کہتا ہے کہ

" بھائی جب توحید بیان ہو گی تو گستاخی تو آٹومیٹکلی ہو جائے گی "

یقینا یہ مرزا کی شیطانی توحید ہے، جو توحید کے نام پر انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام، اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور شعائر اللہ کی گستاخی کی تعلیم دیتی ہے۔

مرزا جہلمی کا Concept ہی غلط اور بے بنیاد ہے

مرزا جہلمی کا یہ کہنا کہ

"جوتیوں سمیت ہی چڑھنا چاہیے تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ یہ ہمارا معبود نہیں ہے"

حضرات گرامی شعائر اللہ کے ساتھ مرزا کا یہ Concept ہی غلط اور بے بنیاد ہے۔ ایسا Concept ہمیں نہ ہی قرآن میں ملتا ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان میں ملتا ہے۔ مرزا کا سب سے بڑا مسئلہ ہی یہ ہے کہ جو اس کے منہ میں آتا ہے وہ کہہ دیتا ہے اور پھر اس بے بنیاد دعوے کو دین بنانے کی کوشش کرتا ہے یا پھر توحید کی آڑ میں حبیب اللہ ﷺ، اولیاء اللہ، حزب اللہ، شعائر اللہ کی توہین کرتا ہے۔

ہم مرزا جہلمی اینڈ مرزائیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ ہمیں قرآن و احادیث سے کوئی ایک حوالہ ایسا دکھا دیں جس میں ان مقدس ہستیوں یا مقدس مقامات سے معبودیت کی نفی کے لئے ایسا طرز اختیار کیا گیا ہو۔ پھر مرزا جہلمی کا گستاخانہ عقیدہ درست مانا جائے تو [معاذ اللہ] ان مقدس ہستیوں اور مقدس مقامات کی سرے سے تعظیم و توقیر ہی نہیں کرنی چاہے کہ کہیں ان کو کوئی معبود نہ سمجھ لے۔ لاحول ولاقوۃ الاباللہ۔

غیر اللہ سے معبودیت کی نفی کا یہ گستاخانہ اور غیر اخلاقی طریقہ گستاخوں اور بے

ادیوں کا تو ہو سکتا ہے لیکن کسی مومن کا نہیں ہو سکتا کیونکہ اہل ایمان کے لیے قرآن نے واضح فرمایا کہ

''وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ''

''بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے'' (پارہ17 الحج آیت32)

''وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ''

میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو۔

(پارہ5 المائدہ12)

''لِتُؤْمِنُوْا بِاللهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا''

اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔ (پارہ26 الفتح 9)

تو اللہ تبارک و تعالی نے ایمان والوں کو اپنی مقرب ہستیوں اور شعائر اللہ کی تعظیم و توقیر، ادب و احترام کی تعلیم دی ہے اور متقی و پرہیز گار لوگوں کا طریقہ یہی ہے۔ لیکن مرزا منگول اس کے برعکس کعبہ پر جوتیوں سمیت چڑھنے کو توحید سمجھتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الاباللہ۔

مرزا جہلمی کے سر پر جوتیاں ماریں

مرزا جہلمی اپنے فرقہ کا بانی ہے، اور اس کے پیروکار اس کو بہت بڑا محقق اور

عالم دین سمجھتے ہیں اس لحاظ سے یقیناً اس کا بڑا ادب واحترام اور تعظیم بھی کرتے ہیں۔

لیکن ہم کہتے ہیں کہ مرزا جہلمی کو اس کے پیروکاروں نے وہی مقام دے دیا ہے جس کا ذکر خود مرزا جہلمی نے بھی اپنے ریسرچ پیپر میں کیا کہ

"اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ"

"ان [یہودی اور عیسائی] لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے درویش لوگوں اور علماء کو اپنا رب بنالیا ہے۔ [وحی کو چھوڑ کر اپنے بزرگوں کی مانتے ہیں]"

تو یہی حال مرزائیوں کا مرزا کے ساتھ ہے اور مرزا کا بھی حال یہی ہے کہ وحی کے خلاف اپنے خود ساختہ گستاخانہ عقائد بیان کرتا ہے جیسے منی خدا، توحید بیان کریں گے تو ان [مقربین الٰہی] کی گستاخی آٹومیٹکلی ہو جائے گی، نبی تے شے ہی کوئی نہیں، یا یہی کعبہ کی توہین والا عقیدہ، وحی کے فیصلوں میں ایسے عقائد نہیں ملتے بلکہ وحی کے فیصلوں کو چھوڑ کر مرزائی اپنے بابے مرزا جہلمی کی مانتے ہیں تو مذکورہ آیت کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔

تو اب مرزا جہلمی کے اصول سے مرزائیوں پر لازم ہے کہ تم نے جو مرزا کو رب بنالیا ہے تو اس معبود کی نفی کرتے ہوئے مرزائی اصول کے مطابق مرزا کے سر پر جوتیوں سمیت چڑھ جاؤ۔ یا مرزا جہلمی کے سر پر جوتیاں مارو بلکہ جب مرزا کے مطابق معبودیت کی نفی کا یہی طریقہ ہے تو انہیں چاہیے کہ مرزا کے سر پر پیشاب کریں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ یہ مرزائیوں کا رب نہیں بلکہ جہلم کا ایک جاہل چھوکرا

ہے۔

مرزا جہلمی اپنے ماں باپ کو جوتیاں مارے

اسی طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

''لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا''

''وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی توقیر واحترام نہ کرے۔''

[مجمع الزوائد للطبرانی، صَحِيح الْجَامِع: 5443، صَحِيح التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيب: 101]

اور والدین کے بارے میں قرآن پاک میں آتا ہے کہ

''وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا۔ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ''

اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اُف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑک کر جواب دو بلکہ ان کے احترام کے ساتھ بات کرو۔ اور نرمی ورحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو۔

[پارہ 15 بنی اسرآءیل: آیت 23، 24 تفہیم القرآن: ص ۶۹۰]

تو والدین کی تعظیم و توقیر، ادب و احترام بلکہ ان کے سامنے جھک کر رہنے کا حکم دین اسلام نے دیا ہے تو مرزا جہلمی اپنے والدین کی تعظیم و توقیر، ادب و احترام کرتا

ہے کہ نہیں ؟ ان کے سامنے جھک کر رہتا ہے کہ نہیں ؟ اگر نہیں تو وحی کے فرمان اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا مخالف اور بے ادب قرار پایا اور اگر یہ سارے آداب وہ بجالاتا ہے تو اپنے گستاخانہ عقیدے کے مطابق اسے چاہیے کہ اپنے والدین کو اپنی اکیڈمی میں بلا کر سب کے سامنے بیٹھا کر ان کے سروں پر جوتیاں رکھ دے تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ یہ مرزا جی کے والدین ہیں، اس کے معبود نہیں ہیں۔

مرزا جہلمی اپنے ماں باپ کی قبروں پر پیشاب کرے

بلکہ مرزا جہلمی کو چاہیے کہ جب اس کے ماں باپ مر جائیں تو ان کی قبروں پر جا کر جوتیوں سمیت چڑھے بلکہ ان پر کھڑے ہو کر پیشاب کرے، تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ مرزا جہلمی اپنے والدین کی تعظیم و ادب تو کرتا تھا لیکن انہیں معبود نہیں سمجھتا۔

بلکہ مرزا جہلمی تو اپنے فرقے کا گرو ہے تو اسے چاہیے کہ وصیت لکھ کر رکھ لے جس میں یہ لکھا ہو کہ میرے [یعنی مرزا جہلمی کے] مرنے کے بعد میرا جو بھی پیروکار میری قبر پر آئے تو جوتیوں سمیت میری قبر کے اوپر کھڑا ہو بلکہ میری قبر کے اوپر پیشاب بھی کرے تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ ہم اس کو معبود نہیں سمجھتے کیونکہ مرزا جی کے اصول سے جب [معاذ اللہ] جوتے سمیت چڑھنے سے معبودیت کی نفی ہو گی تو مرزا کی قبر پر پیشاب کرنے سے تو بدرجہ اولیٰ نفی لازم آئے گی۔

ممکن ہے کہ مرزا جہلمی کہے کہ جوتوں کی بات تو میں نے کہی تھی لیکن یہ پیشاب کی بات کہاں سے آگئی ؟ تو ہم کہتے ہیں کہ جہاں سے تمہارے جوتوں کی بات

آئی وہیں سے پیشاب کی بات آئی ہے۔ جب تم بے بنیاد بات کہہ کر ہمارے مقدس مقامات کی بے ادبی کر سکتے ہو تو ہمیں [الزاما] یہ حق خود تم نے دے دیا ہے۔ اور ہم تمہارے ہی اصولوں کے مطابق یہ رد کر رہے ہیں۔

قارئین کرام! آپ نے دیکھ لیا کہ منی گوڈ کی طرح یہ بھی مرزا جہلمی کا خود ساختہ اور گستاخانہ عقیدہ ہے۔ جس کا ثبوت قرآن وحدیث میں ہرگز نہیں بلکہ ہم نے قرآن واحادیث سے ثابت کر دیا کہ کعبۃ اللہ کا ادب واحترام دین اسلام کی تعلیم اور ایک مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے لیکن مرزا جہلمی مسلمانوں کے دلوں سے جس طرح بزرگان دین کا ادب واحترام ختم کرنے کی کوشش میں لگا ہے اسی طرح کعبۃ اللہ کا ادب واحترام بھی ختم کرنا چاہتا ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں اس فتنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین





العروة في الحج والعمرة

فتاویٰ حج وعمرہ

مؤلف

حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث جامعۃ النور ورئیس دار الافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

طلاقِ ثلاثہ کا شرعی حکم

مؤلف

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارس حفظ وناظرہ (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

درسِ نظامی (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درسِ نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

تخصص فی الفقہ الإسلامی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ الإسلامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالإفتاء

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالإفتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلۂ اشاعت

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مُقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

کُتب لائبریری

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء کرام کے نادر و نایاب مخطوطات، عربی و اردو کُتب مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔

روحانی پروگرام

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ہر اتوار عصر تا مغرب ختمِ قادریہ اور خصوصی دعا۔ تسکینِ روح اور تقویتِ ایمان کے لئے شرکت کریں۔

النور اکیڈمی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت دینی و دنیاوی تعلیم کے حَسین امتزاج سے اپنے بچوں اور بچیوں کو مزین کریں۔ صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

درسِ شفاء شریف

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت خواتین کے لئے ہر پیر و منگل صبح دس سے گیارہ بجے درس ہوتا ہے جس میں شرکت کے لئے صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔